ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

بیادگار

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲۰ ر صفر المظفر ۱۳۸۶ھ
۱۰ ر جون ۱۹۶۶ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۰ لاہور

ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَأٰى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ "عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ"

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ آپ فرما رہے تھے کہ یا تو تم اپنی صفوں کو سیدھا کر لو، نہیں تو اللہ تعالےٰ تمہارے چہروں میں مخالفت کر دے گا۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا کیا کرتے تھے گویا کہ ان کے ساتھ تیر سیدھا کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ آپؐ نے سمجھا کہ ہم نے آپ سے اس بات کو سیکھ لیا۔ پھر ایک روز آپ باہر تشریف لا کر کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپؐ تکبیر کہنے کو تھے کہ ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ کے بندو! صفیں سیدھی کر لو ورنہ اللہ رب العزت تمہارے چہروں میں مخالفت پیدا کر دے گا۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُوْلُ: "لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ"، وَكَانَ يَقُوْلُ "إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان میں ایک جانب سے دوسری جانب تک پھرتے تھے۔ اور ہمارے سینوں اور مونڈھوں کو ہاتھ لگا کر دیکھتے تھے — اور فرماتے تھے آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے قلوب مختلف ہو جائیں گے اور فرماتے تھے کہ اللہ رب العزت اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں (اس حدیث کو امام ابوداؤد نے صحیح اسناد حسن کے ساتھ ذکر کیا ہے۔)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ، وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِأَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ"، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوں کو قائم کرو اور مونڈھے ملاؤ۔ اور کشادگی کو بند کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں کے ساتھ نرمی کرو۔ اور شیطان کے لئے راستے مت چھوڑو۔ اور جس نے صف کو ملایا۔ اللہ رب العزت اس کو (اپنی رحمت سے) ملائے گا۔ اور جس نے صف کو قطع کیا سو اس کو اللہ تعالےٰ (اپنی رحمت سے) قطع کرے گا۔ (ابو داؤد نے اسناد صحیح کے ساتھ اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا"، وَحَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ: فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ بِإِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی صفوں کو ملاؤ اور آپس میں قریب ہو جاؤ۔ اور اپنی گردنیں محاذات میں کرو۔ پس میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ بے شک میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ صفوں میں ایسا گھستا ہے جیسا کہ بکری کا بچہ ہے۔ (حدیث صحیح ہے۔ ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ مسلم کی شرط پر اس کو ذکر کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ، ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ، فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پہلی صف کو پورا کرو اور پھر اس کے قریب والی کو۔ سو اگر کسی قسم کی کمی ہو تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیئے۔ (ابو داؤد نے اس حدیث کو اسناد حسن کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ" رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ بِإِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَفِيْ رَجُلٌ مُخْتَلَفٌ فِيْ تَوْثِيْقِهٖ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون
۶۷۵۴۵

ہفت روزہ
لاہور
خدام الدین

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۲ | ۲۰ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۰ جون ۱۹۶۶ء | شمارہ ۴

مسئلہ کشمیر کا حل

جب قومی اسمبلی میں اعلانِ تاشقند پر عمل درآمد کے سلسلہ میں روس سے استمداد کا سوال زیر بحث آیا تو وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے برملا طور پر کہا۔ کہ "ہماری قوم کو بھارت کے ساتھ ریاست جموں و کشمیر کا تنازعہ نمٹانے کے لئے دوسرے ملکوں سے التجا کرنے کی بجائے خود سرگرم عمل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ مسئلہ صرف پاکستان کے عوام ہی حل کر سکتے ہیں —— روس سے یہ درخواست کرنا کہ وہ پاکستان و ہندوستان کے سربراہوں کی کانفرنس کا انتظام کرے یا اعلانِ تاشقند کی پابندی کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالے —— ان دونوں باتوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

وزیر خارجہ کا یہ بیان صاف طور پر اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ روس نے پاکستان کو صرف اس بات کا یقین دلایا ہے کہ اس کی دلچسپی اعلانِ تاشقند سے صرف اس حد تک وابستہ رہے گی کہ اس کی ظاہری پابندی کی جائے۔ لیکن یہ سوال کہ بھارت کو کشمیر کے منصفانہ فیصلے پر رضامند کرنے کے لئے کوئی دباؤ ڈالا جائے خارج از بحث ہے —— اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بھارت اس بنیادی سوال کو حل کرنے سے برابر انکار کرتا رہے۔ جس کے لئے "تاشقند کانفرنس" کا انعقاد عمل میں آیا تھا تو روس صرف "خاموش تماشائی" کا رول ادا کرے گا۔ ظاہر ہے روس کی یہ روش ہر ذی شعور کے عقل و فہم سے بالا ہے اور اعلانِ تاشقند سے دلچسپی کے روسی وعدے کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہتی ——

پھر طرفہ تماشا یہ ہے کہ روس بھارت کو بھاری تعداد میں ٹینک، میزائل، جٹ طیارے اور دیگر جنگی سامان سپلائی کر کے صورتِ حال کو مزید پیچیدہ بنا رہا ہے اور سامانِ جنگ بھی وہ ہے جو صدر ایوب کے الفاظ میں "میدانی جنگ" کے لئے ہے۔ اور صرف پاکستان کے خلاف استعمال ہوگا۔

اب اندازہ فرمائیے روس کی دوعملی کا —— ایک طرف وہ پاک و بھارت اختلافات کے پُر امن تصفیے کے لئے "تاشقند کانفرنس طلب کرتا ہے —— اور فریقین سے وعدہ لیتا ہے کہ وہ اپنے اختلافات طے کرنے کے لئے طاقت استعمال نہیں کریں گے اور دوسری طرف بھارت کو فراوانی کے ساتھ سامانِ جنگ دیتا ہے اور وہ بھی اس قسم کا جو میدان کی لڑائیوں میں صرف پاکستان کے خلاف استعمال ہوگا۔

ظاہر ہے ان حالات میں روس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ کشمیر کے منصفانہ فیصلے کے لئے بھارت پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنا پسند کرے گا قطعی بے معنی ہے۔ اب آخری صورت یہی ہے کہ پاکستان اللہ پر اور اپنے زورِ بازو پر بھروسہ کرے۔ اور پاکستانی عوام خود اپنے بل بوتے پر اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں چنانچہ یہاں یہ کہہ دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ صدر مملکت اور وزیر خارجہ کے بیانات اس بات کا واضح ثبوت ہیں۔

کہ اعلانِ تاشقند کی حیثیت ایک سراب سے زیادہ ثابت نہیں ہوئی۔ اور اس کی تعریف میں زمین آسمان کے جو قلابے ملائے جا رہے تھے اور اس سے جو توقعات وابستہ کی گئی تھیں قطعی موہوم اور غلط نکلی ہیں۔

واقعات شاہد ہیں کہ ہم نے گذشتہ انیس سال میں انصاف حاصل کرنے کے لئے متحدہ اقوام، امریکہ اور برطانیہ کے دروازوں پر بار بار دستک دی ہے لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اور ہماری آواز قطعاً شرمندۂ اثر نہ ہو سکی —— کشمیر کا مسئلہ آج بھی جوں کا توں ہے —— اور اس میں تا حال کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ درحقیقت اس وقت عالمی سیاست جس دور سے گزر رہی ہے اس میں چھوٹے ملکوں کو بڑی طاقتوں سے کسی انصاف کی توقع رکھنا قطعی عبث ہے۔ بڑی طاقتیں اگر چاہیں تو مسائل کے حل میں اہم اور فیصلہ کن کردار ادا کر سکتی ہیں۔ لیکن ان کی اپنی عالمی مصلحتیں ان کو ظالموں اور غاصبوں کا ہاتھ روکنے اور بے لوث کاروائی کرنے پر آمادہ نہیں ہونے دیتیں۔ البتہ جہاں اُن کے اپنے مفاد پر زد پڑے وہاں وہ سب کچھ کر گزرنے پر تیار ہو جاتی ہیں —— اس سلسلے میں مصر، کیوبا اور ویت نام کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ بھارت سے گزشتہ سترہ روزہ جنگ میں بھی چونکہ بڑی طاقتوں کا اپنا مفاد متاثر ہو رہا تھا اور انہیں یہ خدشہ لاحق ہو گیا تھا کہ اگر چین کسی طرح سے جنگ میں ملوّث ہو گیا تو معاملہ ان کی پسندیدہ محدود جنگ سے آگے بڑھ جائے گا۔ اور وہ خود بھی جنگ کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔ نیز ان کے منظورِ نظر اور پروردۂ خاص بھارت کو ہر محاذ پر دنداں شکن جواب مل رہا تھا اس لئے بڑی طاقتوں نے امن و صلح کی دُہائی دینی شروع کر دی —— یہ صورتِ حال تھی جس میں بڑی طاقتوں نے اقوام متحدہ میں جنگ بندی کا اہتمام کیا۔ اور روس نے بھی تاشقند میں مذاکرات شروع کرا کے جنگ بندی کے فوری تقاضے (فوجوں کی واپسی) کو پورا کر دیا۔ اب ان کا مقصد پورا ہو گیا، جنگ بندی ہو گئی اور فوجیں واپس ہو گئی ہیں ——



۱۲ر صفر المظفر ۱۳۸۶ھ بمطابق ۲ر جون ۱۹۶۶ء

مقصدِ حیات کی یاددہانی

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

مرتبہ: محمد عثمان غنی بی اے واہ کینٹ (حال وارد لاہور)

الحمد للہ وکفیٰ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ : اما بعد:
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :۔

محترم حضرات! حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جس طرح کراچی سے لنڈی کوتل تک ریل کی دو متوازی لائنیں بچھی ہیں اسی طرح خیر و شر کی دو متوازی لائنیں دنیا میں موجود ہیں۔ خیر کی لائن پر چلنے والے اولیاء الرحمٰن ہیں۔ اور شر کی لائن پر چلنے والے اولیاء الشیطٰن۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو سلسلہ خیر کی کڑی میں داخل ہو جائیں اور بدقسمت ہیں وہ جو سلسلۂ شر میں شامل ہو جائیں۔ مثل مشہور ہے ؎

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

کبوتر کبوتروں کے ساتھ اُڑتے ہیں اور باز بازوں کے ساتھ۔ ہمارے بزرگوں کے سلسلہ میں ایک اولیائے کرام کا طبقہ بھی ہے۔ جنہوں نے بڑی ریاضتیں اور مجاہدات کئے۔ دوسری طرف چوروں اور ڈاکوؤں کی اپنی اپنی الگ الگ سنگتیں ہیں۔

آج مجھے تیز بخار رہا اور زکام کی بھی تکلیف ہے۔ نماز پڑھنا بھی مشکل تھا تکیہ رکھ کر بھی نماز پڑھنے سے سردرد ہوتا تھا۔ اور بوجھ محسوس ہوتا تھا۔ مولانا غلام غوث کو ہاتھ دکھایا تو انہوں نے مکمل آرام کرنے کو کہا۔ اور کہا کہ یہ بے خوابی کی وجہ سے ہے۔ مجھے حضرت مدنیؒ کا واقعہ یاد آ گیا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کمرہ میں بیٹھ کر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے یہ واقعہ بیان کیا تھا۔ حضرت مدنیؒ اپنے دَور کے بے مثال اور باکمال ولی اللہ گذرے ہیں بلکہ نورِ بصیرت کے ماہر معالج ہمارے حضرتؒ اُن کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔ میں قسم کھانے کو تیار ہوں کہ ساری دنیا میں اس وقت حضرت مدنیؒ کے پائے کا ولی اللہ نہیں ہے۔ ۱۳ سال مسجد نبوی میں قال اللہ و قال الرسولؐ کی تعلیم کی توفیق نصیب ہوئی۔ اور اپنے آپ کو مہاجر مدنی کہلایا کرتے تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے ہمارے حضرتؒ کو واقعہ سنایا کہ مَیں نے ایک مرتبہ حضرت مدنیؒ سے عرض کیا۔ کہ حضرت! مجھے نماز میں لطف نہیں آتا تو حضرت مدنیؒ نے فرمایا۔ "اچھا! تو آپ نماز لطف کے لئے پڑھتے ہیں؟" حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ مَیں پانی پانی ہو گیا کہ میں یہ کس ہستی سے اور کیا سوال کر بیٹھا ہوں۔

آج ہی مَیں نے پرانے بزرگوں کی کتابیں اٹھائیں تو مندرجہ ذیل عبارات نظر سے گذریں:۔

تزکیہ اور احسان کے بارے میں متقدمین اولیاء و اتقیاء کے ارشادات۔

۱۔ حضرت یحییٰ بن معاذ متوفی ۲۵۸ھ فرماتے ہیں کہ تقویٰ یہ ہے کہ علم کی حد پر بغیر کسی تاویل کے ٹھہر جائے۔ یعنی کہ جس چیز کے متعلق حلال یا حرام اور جائز یا ناجائز کا علم ہو جائے فوراً اس کے مقتضیٰ پر عمل کرے۔ ناجائز کے جائز ہونے کی تاویلیں ڈھونڈنے کی فکر میں نہ پڑے۔

۲۔ حضرت جنیدؒ متوفی ۲۹۷ھ فرماتے ہیں کہ زہد کی حقیقت یہ ہے کہ جس چیز سے آدمی کا ہاتھ خالی ہو اس سے اس کا دل بھی خالی ہو۔

۳۔ حضرت ابو عثمانؒ متوفی ۲۹۸ھ سے کسی نے کہا۔ کہ ہم ذکر کرتے ہیں۔ مگر اپنے دلوں میں حلاوت نہیں پاتے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا اس پر شکر کرو کہ اس نے تمہارے اعضاء میں سے ایک عضو (زبان) کو تو اپنی طاعت و عبادت سے آراستہ فرما دیا ہے۔

۴۔ حضرت ذوالنون مصریؒ متوفی ۲۴۵ھ فرماتے ہیں کہ حیا کی حقیقت یہ ہے کہ قلب میں ہیبت ہو اور اس کے ساتھ اپنے گذشتہ گناہوں سے وحشت ہو۔

ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عادتِ شریفہ تھی کہ فجر کی نماز سے پہلے اور تہجد کی نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کیا کرتے تھے۔ انہیں نظم و ضبط کا اس قدر خیال رہتا کہ چاہے نیند خراب ہو سارے کام کرا کے بھی اپنے اوراد و اشغال پورے کرتے۔ آخری دَور میں ساری ساری رات تڑپتے بھی رہتے مگر ذکر اللہ کے معمولات میں کمی نہ آنے دی۔ ان برگزیدہ ہستیوں کو اس سے سروکار نہیں ہوتا کہ لطف آتا ہے یا نہیں آتا وہ تو حقِ عبادت ادا کرتے چلے جاتے ہیں۔ ع

وفاداری بہ شرطِ استواری اصل ایماں ہے

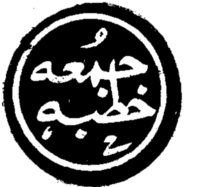
عمل وہ بہتر ہے جو پاکیزگی اور استمرار کے ساتھ ہو۔ یہ نہ ہو کہ پل میں تولہ پل میں ماشہ۔ ابھی کچھ ابھی کچھ ؎

ہم وہ بدمست قلندر ہیں
کبھی مسجد ہیں کبھی مندر ہیں
کبھی تو شیطان کے پھندے میں
پھنس گئے، کبھی رحمٰن کے دروازے پر جا پڑے۔

ہم نے جن جن بزرگوں کی زیارت کی ہے ان کو مستقل مزاج پایا ہے۔ حضرت مدنیؒ، حضرت رائے پوریؒ، حضرت میاں اصغر حسینؒ اور اپنے حضرتؒ سب ایک ہی دھن رہتے تھے کہ اللہ راضی ہو جائے۔ زمانے بدلے دنیا بدلی تنگی ترشی بھی آئی مگر ان پر ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ انگریز بدبخت کا مقابلہ بھی پیش آیا۔ قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلیں مگر مجال ہے کہ ذرا بھی اپنے جادۂ مستقیم سے ہٹیں۔

مولانا نصر اللہ خاں عزیز جو آج کل بھی جماعتِ اسلامی کے سرگرم رکن ہیں انہوں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اخبارات میں ایک مضمون لکھا۔ کہ مَیں نے ۱۹۱۷ء یا ۱۹۱۸ء سے

(باقی صفحہ ۱۵ پر)



۱۳ر صفر المظفر ۱۳۸۶ھ بمطابق ۳ر جون ۱۹۶۶ء

ایمان اور اسلام کی چند نشانیاں

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ : امّا بعد:
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم : بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰہِ وَ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ فَقَدْ اِسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ

(رواہ ابو داؤد والترمذی و زاد احمد و انکح للّٰہ)

ترجمہ: ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالےٰ کی خاطر محبت رکھے اور اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر دشمنی رکھے۔ کسی کو دے تو اُسی کے نام پر، نہ دے تو اُسی کی وجہ سے، تو اس شخص نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔ امام احمد کی روایت میں اتنی زیادتی اور ہے کہ نکاح کرے تو اللہ تعالےٰ ہی کے لئے (یعنی عفت فرج مقصود ہو۔

(ابو داؤد و ترمذی)

ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیے:۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَسْتَحِقُّ الْعَبْدُ صَرِیْحَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یُحِبَّ لِلّٰہِ وَ یُبْغِضَ لِلّٰہِ فَاِذَا اَحَبَّ لِلّٰہِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰہِ فَقَدْ اِسْتَحَقَّ الْوِلَایَۃَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

(رواہ احمد)

ترجمہ: عمرو بن جموح رضؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ بندہ کا ایمان اُس وقت تک خالص اور کامل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ خدائے تعالیٰ ہی کے نام پر دوستی اور اسی کے نام پر دشمنی کرنے کا عادی نہ ہو جائے پھر جب وہ اس عادی بن جاتا ہے تو اب اس کا مستحق ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو اپنی ولایت سے نواز دے۔ (احمد)

بزرگانِ محترم! میں نے گذشتہ جمعہ "نیکو کاروں کو خوش خبری اور ایمان و اسلام کی چند نشانیاں" کے عنوان سے اپنی معروضات عرض کی تھیں اور کہا تھا کہ ایمان کی چند دیگر نشانیوں کا تذکرہ آئندہ صحبت میں کیا جائے گا۔ چنانچہ آج اسی عنوان کے تحت گفتگو ہوگی ـــــ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے اندر یہ علامات پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ جب دلی عزائم، تمنائیں، آرزوئیں اور خواہشات اور عملی قوتیں اور جسم کے تمام اعضاء کی حرکتیں سب رضاء الٰہی کے تابع ہو جائیں تو یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ اب ایمان انسان کے ظاہر و باطن میں رچ چکا ہے ـــ قلب و زبان میں پوری یک رنگی، پوری صداقت اور پوری یکسانیت پیدا ہو چکی ہے اور اس میں نفاق کے کسی شیبے کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

عمرو بن جموح رضؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نفسِ انسانی جب ترقی کی اس معراج پر جا پہنچتا ہے کہ وہ اپنی مرضی کو اللہ جل شانہٗ کی مرضی میں فنا کر دے، اس کا اٹھنا، اس کا بیٹھنا، اُس کا چلنا اور پھرنا، سونا اور جاگنا اور زندگی کی ہر حرکت اور موت سب رضائے الٰہی کے تابع ہو جائیں۔ اور وہ رضائے مولیٰ بر ہمہ اولیٰ کی عملی تصویر بن جائے وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ حق تعالیٰ سبحانہٗ اپنے فضل سے اس کو اپنی ولایتِ خاصہ کا خلعت پہنا دے اور اُسے ولایت کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز فرما دے ـــــ صوفیائے کرام ولایت کے اس مقام کو فنا و بقا کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور درحقیقت یہی نسبتِ احسان کا خلاصہ ہے ع
گفت قدوسی فقیری در فنا و در بقا

حاصل

یہ نکلا کہ ایمان و اسلام کی دوسری نشانی یہ ہے کہ تمام اعمال کا رُخ اللہ تعالےٰ کی ذات پاک کی طرف پلٹ جائے۔ دواعی قلب اور حرکات جوارح سب رضائے الٰہی کے تابع بن جائیں۔ اور انسان رضائے مولا بر ہمہ اولیٰ کی چلتی پھرتی تصویر بن جائے ـــــ (پہلی نشانی اللہ تعالےٰ کی ذات ہر گھڑی اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے گذشتہ جمعہ بیان ہو چکی ہے)

تیسری نشانی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ اُمَّۃٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَ اَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَ یَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِہِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَ مَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَ مَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ۔

(رواہ الخمسہ غیر البخاری۔)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے پہلے کسی اُمت میں اللہ تعالےٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا۔ مگر اس کی اُمت میں ایسے لوگ ضرور گذرے ہیں جو اس کے معین و مددگار، اُس کے طریقۂ کار کے متبع و پیروکار اور اس

کے ہر حکم کے مقتدی و فرمانبردار ہوا کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد اُن کے جانشین کچھ ایسے بد اطوار لوگ ہوتے (جن کے قول و عمل میں بڑا فرق تھا) وہ جو اپنی بات اپنی زبانوں سے کہتے اُس پر عمل نہ کرتے، اور وہ حرکتیں کرتے جن کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا۔ جو شخص بھی ایسے لوگوں کا اپنے ہاتھ سے مقابلہ کرے وہ مومن اور جو زبان سے ان کی تردید کرے وہ مومن اور جو صرف قلبی ناگواری پر کفایت کرے وہ بھی ایک درجہ کا مومن ہے۔ اس کے بعد ایک رائی کے دانہ برابر بھی ایمان کا کوئی جزء نہیں۔ (مسلم وغیرہ)

مسلم شریف میں ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ فرماتے ہیں:۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا جو شخص تم میں سے کسی منکر (خلاف شرع) کام کو دیکھے تو اس کو روک دے اپنے ہاتھ سے — اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے۔ اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے سہی (دل میں اُس کو بُرا جانے اور اس سے بیزار ہو) یہ سب سے کم درجہ کا ایمان ہے۔

اس حدیث میں ایمان کے تین درجے قائم کئے گئے ہیں۔ قوی، درمیانہ اور ضعیف — سب سے ضعیف درجہ کی علامت یہ ہے کہ خلاف شرع امور سے قلب میں ہمہ وقت نفرت و کراہت محسوس ہو۔ یعنی جب کہیں منکر نظر آئے تو فوراً قلب میں اس پر ناگواری محسوس ہو۔

یاد رکھئے! اسلام میں ایمان کی صرف یہ علامت نہیں ہے کہ ماتھے پر نماز کا نشان ہو، ہونٹ روزے کے باعث خشک ہوں۔ اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہر وقت ہو بلکہ اس کی ایک بڑی علامت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کا حکم کرنا اور برائی کو روکنا) بھی ہے۔ اور اس کی اعلیٰ ترین علامت "تغییر بالید" اور ادنیٰ ترین علامت منکرات پر ناگواریٔ قلب ہے۔

حاصل

یہ نکلا کہ ہاتھ سے، زبان سے اور دل سے جہاد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایمان کی نشانیاں ہیں اللہ تعالےٰ ہمیں ان صفات سے متصف فرمائے۔ آمین!

محترم حضرات! آپ جانتے ہیں کہ آج کل ہر طرف منکرات کا سیلاب اُمڈا ہوا ہے۔ بے حیائی، عریانی، خلاف شرع اور خلاف اسلام سرگرمیوں کا دور دورہ ہے۔ دین کے نام پر بے دینی کو رواج دیا جا رہا ہے، یہ ملک جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس میں خاندانی منصوبہ بندی، عائلی قوانین اور دوسرے کئی غیر اسلامی قوانین کی سرپرستی ہو رہی ہے۔ ان حالات میں لازم ہے کہ مسلمان ان چیزوں کو بُرا جانیں۔ اور بے دینی کے خلاف متحدہ محاذ بنا کر جد وجہد کریں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس احرار نے ملک کے پانچ سو علماء کرام اور مندوبین کو اکٹھا کر کے فواحش و منکرات کے خلاف قلبی ناگواری کا اظہار کیا۔ اور جہاد باللسان کا فریضہ ادا کیا — اللہ تعالےٰ ہم سب کو متحد ہو کر فواحش و منکرات کی بیخ کنی اور بے حیائی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہماری مؤقر حکومت کو توفیق عطا فرماتے کہ وہ اس ملک میں کتاب و سنت کے مطابق قوانین نافذ کر سکیں اور احکام شریعت کی نزاکتوں کا پاس کریں۔ آمین۔

ہم حکومت اور ملک کے جملہ مسلمانوں کے سچے دل سے خیر خواہ ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ کتاب و سنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں۔ وما علینا الا البلاغ۔

بقیہ: اداریہ

اس لئے ان کی دلچسپی اور سرگرمی بھی تقریباً ختم ہو گئی ہے — یہ تمام صورت حال واضح طور پر اس امر کا ثبوت ہے کہ بڑی طاقتوں میں عدل و انصاف کی خُو بُو ہی باقی نہیں اور اس لئے وہ مسئلہ کشمیر حل کرانے کا نام تک نہیں لیتیں۔ ظاہر ہے بڑی طاقتوں کی دلچسپی کشمیر میں مفاد پرستانہ ہے۔ اور ان سے عدل و انصاف کی توقع رکھنا پرلے درجے کی حماقت ہے۔

ہمارے لئے اب صرف ایک ہی راہ ہے کہ بیرونی امداد سے بے نیاز ہو کر کشمیر کے سوال کو خود اپنے بازوؤں کی قوت سے حل کریں اور اللہ کے سوا کسی کے دامن سے کوئی توقع وابستہ نہ کریں۔

سندھ کا تبلیغی دورہ

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب ایک ہفتہ کے لئے سابق سندھ کے مختلف مقامات پر تشریف لے جا رہے ہیں۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

جمعہ ۱۰ر جون ۶۶ء روانگی بذریعہ عوامی ایکسپریس برائے خانپور

ہفتہ ۱۱ر جون: قیام دین پور شریف

اتوار ۱۲ر جون: خانپور سے روانگی برائے روہڑی بذریعہ تیز رو ۴ بجے صبح روہڑی سے بذریعہ کار جونگل تشریف لے جائیں گے۔ شام کو مجلس ذکر منعقد فرمائیں گے۔

پیر ۱۳ر جون: صبح درس قرآن۔ بعد دوپہر روانگی برائے شکار پور۔ رات کو جلسۂ عام سے خطاب

منگل ۱۴ر جون: امروٹ شریف تشریف لے جائیں گے کچھ دیر قیام فرمانے کے بعد حبیب کوٹ سے ۱۱ بجے بذریعہ ریل گاڑی دادو تشریف لے جائیں گے۔

بدھ ۱۵ر جون: واپسی برائے لاہور

(حاجی بشیر احمد)

خصوصی اطلاع جماعتی احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہا سے صرف جمعرات کی شام اور جمعہ کے دن ہی ملاقات ہو سکتی ہے۔ دیگر ایام میں حضرت مولانا اپنے بعض خصوصی مشاغل کی بناء پر احباب سے ملاقات نہیں فرما سکتے۔ اس لئے احباب جمعرات کی شام کو تشریف لایا کریں یا جمعہ کی نماز کے بعد ملاقات فرما لیا کریں۔ (ادارہ)

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ میں



مرتبہ ۔ محمد عثمان غنی بی اے

ابو حذیمہ انصاری ہیں رضی اللہ عنہ ——— مدینہ منورہ میں ——— امام الانبیا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی ایک یہودی کے ساتھ گھوڑے کے لین دین پہ بات ہو رہی ہے ——— حضور نے اُس سے گھوڑا خرید لیا مگر وہ بیچ کر پشیمان ہو گیا ——— حضورؐ فرما رہے ہیں کہ گھوڑا تو نے مجھ پر بیچا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے نہیں بیچا، کوئی گواہ لاؤ ——— صرف امام الانبیاءؑ ہیں مدینہ منورّہ کے بازار میں اور وہ یہودی ہے، قریب اور کوئی شخص نہیں ہے ——— اتنے میں ابو حذیمہ انصاری تشریف لے آتے ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ قریب ہوتے ہیں، دیکھا کہ یہ تو میرے آقا، سیّدِ دو عالم، سرتاج الانبیاءؑ والمرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، قریب ہوئے، پوچھا حضورؐ کیا بات ہے؟ فرمایا کہ اس کے اور میرے درمیان سودا ہے ——— اس یہودی سے پوچھا تو کیا کہنا چاہتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ تُو نے یہ گھوڑا مجھ پہ بیچا ہے اور میں کہتا ہوں کہ کوئی گواہ پیش کرو، میں نے نہیں بیچا ——— ابوحذیمہ کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں تُو نے یہ گھوڑا بیچا ہے میرے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ ——— بات آئی گئی ہو گئی ——— گھوڑا مل گیا ——— واپس تشریف لائے ——— حضورؐ نے پوچھا ابوحذیمہ! تو تو اس وقت موجود نہیں تھا، تجھے کیا پتہ ہے کہ اس نے گھوڑا بیچا ہے اور میں نے خریدا ہے؟ ——— عرض کی اللہ کے نبی ہم آسمان کی باتیں آپ کی مانتے ہیں، زمین کی بات نہ مانیں گے؟ ہم وہ بات مانتے ہیں جو ہماری سمجھ میں بھی نہیں آتی آپ تو اَمِیْنَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ ہیں ——— اللہ کے امین ہیں اس زمین میں ——— ہم آسمان کی باتیں جناب کی مانتے ہیں اور جناب کی یہ بات نہ مانیں ——— میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ نے گھوڑا خریدا اور اس نے گھوڑا بیچا۔ اگر مجھے قسم بھی کھانی پڑتی تو میں قسم بھی کھا جاتا ——— تو امام الانبیاءؑ تو بڑے ہی پاسدار تھے ——— حکم فرما دیا کہ ہر کام میں دو گواہوں کی شہادت ضروری ہے لیکن جس کام میں ابو حذیمہ ایک گواہی دے گا اس کی گواہی دو کے برابر ہو گی ——— یہ فخر حاصل ہے ——— صدیقؓ کی اکیلی گواہی نہیں قبول ہو گی، عمرؓ فاروق کی نہیں ہو گی، عثمانِ غنیؓ کی نہیں ہو گی، علیؓ مرتضٰے کی نہیں ہو گی، لیکن ابو حذیمہؓ ایک گواہ گذر گیا، دو کے برابر ہو جائے گا ——— جسے نوازیں جناب محمد رسول اللہؐ وہ نوازیں وہ تو قرب کی بات ہے بھائی ——— یہ کیا تھا؟ یہ ایمان بالغیب تھا۔

كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا یہ سب باتیں ہمارے رب کی طرف سے ہیں ——— آگے فرمایا ان باتوں کو سمجھے گا کون؟ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہ عقل والوں کی بات ہے ——— چاند کو دیکھنا ستاروں کو دیکھنا، میٹروں کو لگانا، فضاؤں کو ماپنا، پیمانوں کو لگانا، یہ کس کا کام ہے؟ عقل والوں کا ——— لیکن لُبّ والوں کا کیا کام ہے؟ جن کو مغز نصیب ہوا ہے، جن کو اللہ نے مغز دیا ہے، ان کا کام یہ ہے کہ اس چیز کے خالق کو پہچان لینا ——— پانی کو دیکھنا، خَالِقِ مَاءٍ یاد آگیا، اپنے آپ کو دیکھا، اپنا خالق یاد آگیا، پہاڑ کو دیکھا، پہاڑ کا پیدا کرنے والا یاد آگیا، اونٹ کو دیکھا، اونٹ کا بنانے والا یاد آگیا، ستاروں کو دیکھا، ستاروں کا بنانے والا یاد آگیا ——— دیکھ لیجئے قرآن مجید کی سورتِ آلِ عمران میں آتا ہے ——— اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلّم کی عادتِ شریفہ ہوتی تھی کہ جب سحری کو حضور تہجّد کے لئے بیدار ہوا کرتے تھے، آسمان کی طرف دیکھ کر یہ رکوع پڑھا کرتے تھے ——— اور اب بھی ہمارے اکابر نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ تہجد کی نماز کی توفیق دے (اللہ مجھے بھی اور آپ کو بھی توفیق عطا فرمائے) ہم تو ایسے سوتے ہیں، پتہ نہیں کب جاگیں گے ——— اللہ تعالےٰ مجھے بھی جگائے اور آپ کو بھی جگائے بھائی جاگا کیجئے ——— یہ دن جاگنے کے ہیں۔ اگر یہاں جاگو گے تو قبر میں بھی آرام ہو گا ——— تو اب بھی ہمارے علمائے اسلام نے فرمایا ——— اکابر نے ——— کہ اگر تہجّد کی نماز پڑھنے کی اللہ توفیق دے، تو پہلی رکعت میں لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ .... سورۂ بقرہ کا آخری رکوع پڑھا کرو اور دوسری رکعت میں سورۂ آلِ عمران کا آخری رکوع پڑھا کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم یہ پڑھا کرتے تھے۔

حضورؐ جاگے ایک دن اور حضورؐ نے دیکھا آسمان پر تارے جگمگا رہے تھے، تو آپؐ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی:-

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ یہ آخری رکوع پڑھا ——— دیکھا اُولُوا الْاَلْبَاب کی تفسیر کیا فرمائی؟ مغز والے کون ہیں؟ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمان کے بنانے میں، زمین کے بنانے میں، رات اور دن کے اختلاف میں لَاٰيٰتٍ بہت بڑی نشانیاں ہیں ——— کس کے لئے؟ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ——— مغز والوں کے لئے ——— اور مغز والا کون ہے؟ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ ـ کھڑے ہو کر بھی، بیٹھ کر بھی، پہلو کے بل بھی اللہ کا ذکر کرتا ہے ——— یہ ہے مغز والا ——— وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ زمینوں آسمانوں کے بنانے میں فکر کرتے ہیں ——— پھر کیا کہتے ہیں؟ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ اللہ! تُو نے یہ سب چیزیں بیکار نہیں پیدا کیں سُبْحٰنَكَ تُو سب عیوب اور نقائص سے پاک ہے ——— اللہ! پھر ہم تجھ سے مانگتے کیا ہیں؟ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اللہ! ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا ——— یہ ہیں مغز والے ——— کہ کائنات کو دیکھا، ربّ کائنات تک پہنچ گئے، کائنات کو دیکھا، خدا کے ساتھ تعلّق قائم کر لیا ——— تو مغز والوں کی تفصیل قرآن یہاں بھی بیان فرماتا ہے وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اور نصیحت نہیں حاصل کیا کرتے مگر وہی لوگ

جو مغز والے ہیں عقل والے نہیں —— مغز والے نصیحت حاصل کرتے ہیں —— عقل والے تو وادیوں میں گُم ہو —— جاتے ہیں مغز والے بات کو سمجھ جاتے ہیں۔

اور وہ کیا کہتے ہیں؟ رَبَّنَا اے ہمارے رب! لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا نہ پھیر ہمارے دلوں کو دیکھا پھر دِل کی بات آ گئی؟ دل شہنشاہ جو ہوا —— لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا نہ پھیر ہمارے دلوں کو —— بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا اس کے بعد کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا —— (اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ہدایت کے بعد گمراہی سے بچائے) —— ہدایت کا حاصل ہونا بھی مشکل ہے بھائی لیکن ہدایت کا سنبھالنا بہت مشکل ہے —— یاد رکھو —— نماز پڑھنی بڑی مشکل ہے، لیکن نماز کو پھر سنبھالنا؟ یہ اُس سے بھی مشکل ہے —— اللہ کا ذکر کرنا بڑا مشکل ہے، لیکن اللہ کے ذکر کو پھر سنبھالنا؟ یہ بھی بڑا مشکل ہے —— بایزید بسطامیؒ کے متعلق ہے کہ آپ کسی جگہ تشریف لے جا رہے تھے —— آپ کے ساتھ آپ کے خلفاء اور خدّام بھی تھے (اللہ مجھے اور آپ کو سب بھائیوں کو گناہ کے کاموں سے بچائے) (یہی دعا کیا کریں کہ ہمارا ایمان سلامت رہے، جو کچھ ہم تھوڑا بہت کر لیتے ہیں، یہ ضائع نہ ہو جائے یہ بڑی مشکل سی باتیں ہوتی ہیں) —— تو ساتھ آپ کے خلفاء اور خدّام تھے، ایک ان میں حافظ بھی تھا —— راستے میں ایک اَمرد لڑکا آیا، جس کی داڑھی نہیں تھی، نوجوان بچّہ —— وہ جو حافظ صاحب تھے —— انسان غلطی کر ہی جاتا ہے —— ان کی نظر اس پر پڑ گئی، غلطی کے ساتھ —— صرف نظر پڑی —— نکل گئے، وہ اُدھر چلا گیا، یہ اُدھر چلے گئے —— شیخ ساتھ تھے —— شیخ تو بہت بڑی چیز ہے، اللہ صحیح شیخ نصیب فرمائے —— صحیح شیخ —— شیخ ساتھ تھے —— بایزید بسطامیؒ آگے چل کر پُوچھا، کہ حافظ صاحب! طبیعت کا کیا حال ہے؟ مُرید بھی مُرید باصفا تھا —— عرض کیا حضور کام خراب ہی معلوم ہوتا ہے —— فرمایا کیا؟ —— بات ساری بیان کر دی —— بھائی مُرید تھا —— مُرید کا معنیٰ کیا ہے؟ مُرید کا معنیٰ بیمار، شیخ کا معنیٰ معالج —— اگر یہ نسبت ہے تو پیر بھی مبارک، مرید بھی مبارک —— اگر پیر یہ سمجھتا ہے کہ میرے قابو میں موٹی سی آسامی آ گئی ہے، مجھے کار خرید دے گا، مربّعے دے گا، ٹرانسسٹر لے آئے گا، میرے لئے ہیٹر لے آئے گا، تو پیر کا کام بھی خراب مرید کا بھی خراب —— اگر مرید یہ سمجھتا ہے کہ پیر بنا لیا ہے، چلو سب کچھ یہی کرے گا، یہ جانے اور اس کا کام جانے —— قیامت جانے اور "حضرت صاحب" جانیں —— یہ تو وہاں پتہ چلے گا کہ "حضرت صاحب" کہاں بیٹھے ہوئے ہوں گے —— بخاری کو ذرا دیکھ لیجئے —— بخاری شریف میں مستقل ایک بات ہے، بھائی یہ سب باتیں بڑے دکھ کی ہیں، ہم بڑی غلطی پر اس وقت جا رہے ہیں، اللہ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے —— بخاری کی حدیث ہے، بخاری میں ایک باب ہے —— كَلَامُ الْاَنْبِيَاءِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ، سَلِّمْ، سَلِّمْ —— نبی قیامت کے دن کیا کہیں گے؟ اللہ بچا، اللہ بچا، اللہ بچا —— سوائے امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے —— کیا سمجھے ہو؟ کیا ہے؟ ہم وہاں پر کسی کو بچائیں گے؟ کون بچا سکتا ہے؟ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط اللہ کے اذن کے بغیر تو کوئی بول بھی نہیں سکتا —— لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ہ رب العلمین کی اجازت کے بغیر بول بھی کوئی نہیں سکے گا —— قرآن دیکھ لیجئے، میں سب قرآن ہی عرض کر رہا ہوں —

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا "سناؤ بھائی! کیا حال ہے؟" عرض کیا، "حضرت معاملہ خراب ہو گیا ہے" —— فرمایا "حافظ صاحب! کیا بتاؤں آپ کو؟ تم کیا سمجھے ہو اِس کو؟ اس کی سزا تمہیں یہ ملے گی کہ آخر عمر میں تم سے قرآن بھول جائے گا —— رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا —— اللہ! ہدایت کے بعد ہمارے دلوں کو نہ پھیر —— حقیقت ہے میرے بھائی —— ہم کہتے ہیں مزا نہیں آتا —— بھائی مزا کیسے آئے؟ کہاں سے مزا آئے؟ دل پھر چکے ہیں، اعمال ہو چکے ہیں، نماز ایک پڑھ لی، گناہ دس کر لئے، اللہ تعالیٰ کم از کم نیکیوں اور برائیوں میں کوئی تناسب تو کرانے کی توفیق عطا فرمائے —— نیکی ایک کرتے ہیں، گناہ تیس کر لیتے ہیں، نیکی بچاری پھر کہاں سر چھپائے گی گناہوں کی زد سے۔ اس لئے فرمایا رَبَّنَا اے ہمارے رب لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا نہ پھیر ہمارے دلوں کو بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا اس کے بعد کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہمیں رستہ دکھا دیا، رستے پر چلا دیا، تو ہمارے دلوں کو اب نہ پھیر اور یہ کب ہو سکتا ہے؟ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اور ہمیں بخش دے اپنی طرف سے رحمت —— ہم تو اس قابل نہیں، نہ ہم محنت کر سکتے ہیں کہ تیری رحمت ہم حاصل کریں، تو خود رحمت بخش دے —— اور تُو تو بخشنے والا ہی ہے —— اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ہ بے شک تُو بہت بخشنے والا ہے —— وَهَّاب مبالغے کا صیغہ ہے۔ تجھ سے بڑھ کر بخشنے والا کوئی نہیں اگر تُو ہمیں رحمت بخش دے گا، تیری رحمت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچ جائیں گے، ہمارے دِل نہیں پھریں گے —— اگر تُو نہیں بخشے گا تو ہو سکتا ہے کہ ہمارا دل پھر جائے —— اور بھائی جب دل پھر جائے تو پھر بدن بھی پھر جاتا ہے —— امام الانبیاء کی صحیح حدیث ہے —— فرمایا اِنَّ فِی الْجَسَدِ لَمُضْغَةً انسان کے بدن ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، گوشت کا لوتھڑا ہے اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ —— اگر وہ ٹھیک ہو سارا بدن ٹھیک ہوتا ہے اگر وہ خراب ہو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ اور یاد رکھو وہ دل ہے —— اور دِل کا دروازہ کیا ہے میرے بھائی؟ آنکھ —— یاد رکھو —— دل کا دروازہ —— آنکھ —— آنکھوں کو بچاؤ گے غیر محرموں سے، غیر محرم مردوں سے عورتیں بچائیں گی، غیر محرم عورتوں سے مرد بچائیں گے، غلط چیزوں کے دیکھنے سے آنکھوں کو بچاؤ گے تو انشاء اللہ دل صحیح رہے گا۔ اگر آنکھوں کو نہ بچا سکے تو دل خراب ہو جائے گا دل کی خرابی سے اللہ تعالیٰ سب کو بچائے دل کی بربادی بہت بُری چیز ہے۔ اور اس وقت جس دور سے ہم جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ بھائی ہمیں سمجھ نصیب فرمائے، ہمارے دل کی بربادی کے سارے سامان ہیں دل کی آبادی کا کوئی سامان نہیں ہے۔ اللہ مجھے اور آپکو ہدایت نصیب فرمائے اور ہمیں قرآن مجید کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ ’’فرقان فورس‘‘ کیا بلا ہے؟

قادیانیوں کے ترجمان ’’اخبار الفضل‘‘ نے اپنی اشاعت ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء میں اعلان کیا ہے کہ

’’فرقان فورس میں شامل ہو کر جن قادیانیوں نے ۴۵ دن یعنی ۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء (فائر بندی کی تاریخ) تک کشمیر کی لڑائی میں حصہ لیا تھا۔ وہ اب مندرجہ ذیل نمونہ کی رسید بنا کر اس پر دستخط ثبت کر کے مقامی قادیانی جماعت کے امیر کے دستخط کروا کر ملک محمد رفیق دارالصدر عربی ربوہ کو بھجوا دیں۔ جس افسر کو ایڈریس کرنا ہے وہ جگہ خالی چھوڑ دی جائے یہ رسیدیں ربوہ سے راولپنڈی جائیں گی راولپنڈی سے ان لوگوں کے کشمیر میڈل ربوہ آئیں گے اور اس کی اطلاع ’’الفضل‘‘ میں شائع ہو گی اور پھر یہ میڈل ربوہ میں ان قادیانیوں کو تقسیم کئے جائیں گے

قادیانی جماعت کے ترجمان ’’الفضل‘‘ میں ملک محمد رفیق صاحب کے یہ پُراسرار اعلانات پڑھ کر سخت تعجب اور حیرت ہوئی کہ اٹھارہ برس کے بعد ’’فرقان فورس‘‘ کے قادیانیوں کو کشمیر میڈل ملنے کا آخر قصہ کیا ہے۔

فرقان فورس کے متعلق اس پُراسرار اعلان کا تعلق ملک کے محکمہ دفاع سے ہے۔ محکمہ دفاع کی نزاکت اور تقدیس کے پیش نظر ہم اس بہت بڑے سکینڈل کی تفصیلات میں جانے سے قاصر ہیں۔

اس خطرناک سکینڈل کی تفصیلات میں جانا دراصل انٹیلی جنس بیورو کا کام ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ارباب ربوہ کا یہ اعلان محکمہ انٹیلی جنس کے نوٹس میں آیا ہے یا نہیں؟ اور اگر یہ اعلان اس محکمہ کے کار پردازان تیز بین کے نوٹس میں آیا ہے تو وہ اس پُراسرار اعلان کے تہ منظر کو بھی سمجھ سکے ہیں یا نہیں۔ اسی طرح اگرچہ اس محکمہ کے سربراہ بھی ایک قادیانی افسر بتائے جاتے ہیں۔ تاہم ہمیں ان کی حب الوطنی پر کوئی شبہ نہیں ہے۔

ہم اس سکینڈل کو براہ راست مغربی پاکستان کے عظیم المرتبت گورنر جناب ملک امیر محمد خان، پاکستان کی قابل فخر فوج کے عظیم جرنیل خان محمد یحییٰ خان صاحب پاک فوج کے مجاہد اعظم جنرل محمد موسیٰ خان اور ملک کے بیدار مغز صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے نوٹس میں میں لانا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کی یہ سرگرمیاں ملک کی قابل احترام فوج کے مقام و منصب کے منافی ہیں۔

ہمارا ملک ایک عرصہ تک سیاسی گندگی میں آلودہ رہا۔ گذشتہ ۱۸ برس کے عرصہ میں مختلف قسم کے دور آئے لیکن ملک اور قوم نے ہمیشہ اپنی فوج کی تنظیم اور تقدیس دل و جان سے کی ہے۔ اگر سچ پوچھا جائے تو ہمارے ملک میں صرف فوج ہی ایک ایسا ادارہ ہے جس پر پوری قوم کو اعتماد اور فخر ہے۔ اور اس کی تنظیم کی کوئی سی قدر قوم میں اختلافی نہیں ہے۔

قادیانیوں نے قبل ازیں مذہب اسلام کی اصطلاحات نبوت، رسالت، صحابہ، اہل بیت، ازواج مطہرات، سیدۃ النساء وغیرہ کو نہ صرف یہ کہ اختلافی امر بنایا بلکہ ان کو ذلیل اور رسوا کیا۔ ہمیں یہ بات لکھنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ حضور سرور کائنات فداہ ابی و امی کی جس قدر توہین اور بے ادبی اس فرقۂ ضالہ نے کی ہے اور اسلام کے خلاف خفیہ بڑی سازش اس ٹولے نے کر رکھی ہے اتنی بڑی توہین اور سازش چودہ سو سال میں کبھی کسی نے نہیں کی ہے۔ جس کا احساس جس قدر تمام مسلمانوں اور خصوصاً ارباب اختیار کو ہونا چاہیئے نہیں ہے۔ لیکن اب قادیانی دینی اصطلاحات کی غارتگری سے آگے بڑھ کر ملکی معاملات میں بھی پر پرزے نکالتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں اور ملکی معاملات میں سے خصوصاً فوج کے متعلق ایک خاص قسم کے معاملہ کو جس طرح ربوہ اور قادیانی نبوت کے ساتھ متعلق اور منسلک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے یہ فوج کی تنظیم و آداب اور غیر جانبداری کے بلند مقام کے ’’قطعاً‘‘ منافی ہے۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

اس وقت ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ یہ ’’فرقان فورس‘‘ ہے کیا بلا؟ اگرچہ ربوہ کے متوازی حکمران یہی سمجھتے ہیں کہ عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے اور شاید اب کسی کو یاد نہیں ہو گا کہ اس ’’فرقان فورس‘‘ کی حقیقت کیا ہے غالباً انہوں نے اب یہی سوچا ہے کہ فرقان فورس میں شریک قادیانیوں کو ’’مجاہد کشمیر‘‘ کا نام دے کر عوام میں مانوس کیا جائے اور جس قسم کی افواہیں ربوہ سے پھیلائی جا رہی ہیں ان افواہوں کو ان پُر رمز اعلانات سے تقویت پہنچائی جائے۔ اور نبوت باطلہ کے مذہبی کاروبار کو چمکانے کے علاوہ کسی ’’اسرائیل‘‘ کو معرض وجود میں لانے کے لئے کسی دام ہمرنگ زمین کے تار و پود مہیا کئے جائیں۔

فرقان فورس نے ۱۹۴۸ء کے ۴۵ دن جس جہاد کشمیر میں حصہ لیا تھا اور جو خدمات سرانجام دی تھیں اس کی تفصیلات آزاد کشمیر کی ’’مسلم کانفرنس‘‘ کے رہنما جناب اللہ رکھا ساغر کے اس بیان میں درج ہیں جو موصوف نے فرقان فورس کے متعلق ان دنوں اخبارات میں شائع کرایا تھا۔ اور جس کے بعد قادیانیوں کے محسن اعظم جنرل گریسی نے فرقان فورس کو پُراسرار اور فوری طور پر توڑ دیا تھا اور ان کی عزت بچانے کے لئے ایک خاص تقریب میں انہیں سندات دے دی گئی تھیں۔

اس وقت ہم اس موضوع پر بھی کچھ کہنے سے قطعاً گریز کرنا چاہتے ہیں کہ حالیہ جنگ میں مجاہدین کشمیر کے معروف الفاظ کو فرقان فورس کے قادیانیوں کے لئے ۱۹۴۸ء کی جنگ کا حوالہ دے کر کیوں استعمال کیا گیا ہے؟

اس وقت ہم اپنے مذکورہ بالا قابل صد احترام اکابر کی خدمت میں نہایت خلوص اور ادب کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں نے مملکت کے اندر مملکت، اور فوج کے اندر فوج، کا جو مشغلہ اختیار کر رکھا ہے اس سکینڈل کی تحقیقات کرائی جائے اور ملک کی قابل تقدیس قدروں خصوصاً فوجی معاملات سے کسی کو تلعب کرنے اور کھیل رچانے کی اجازت نہ دی جائے۔ (لولاک لائلپور)

ڈاکٹر فضل الرحمان جیسے محرفِ دین کو اسلامی ریسرچ اکیڈمی کی ڈائرکٹرشپ اور
مشاورتی کونسل کی رکنیت سے فی الفور برطرف کیا جائے

حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی

بروز جمعہ اخبار جنگ کی اشاعت مورخہ ۱۳ر مئی کے پرچہ میں اسلامی ریسرچ اکیڈمی کے ڈائرکٹر فضل الرحمٰن کی ایک تجویز اور ان کا ایک بیان نظر سے گذرا ڈاکٹر صاحب موصوف کے ایسے بیانات یا تحریفاتِ دین قابل تعجب تو نہیں کیونکہ یہ عیب ان کا ایک مرض کہنہ ہو چکا ہے۔ اس تجویز میں انہوں نے زکوٰۃ کو محض ایک سرکاری اور انتظامی قسم کا ٹیکس قرار دیتے ہوئے اس کی شرح میں اضافہ کی سفارش کی ہے اور کہا کہ یہ ٹیکس بنیادی طور پر اس لیے وضع کیا گیا تھا کہ ملک کی مختلف ضروریات پر صرف کیا جا سکے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں پر شرح میں اضافہ کے ساتھ زکوٰۃ عائد کرنے کی ضرورت ہے اور یہ بھی کہا کہ مولویوں نے اس سوال پر سرکاری حلقوں کو موثر طور سے اپنے حق میں ہموار کر رکھا ہے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موصوف زکوٰۃ کے شرعی اور فقہی مفہوم سے اس قدر بھی واقفیت نہیں رکھتے جس قدر کہ فقہ کا ایک مبتدی طالب علم ہی رکھتا ہو اور نہ ہی ان کو یہ خبر ہے کہ زکوٰۃ کا مصرف کیا ہے۔ مقام حیرت و افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو جب اتنی بھی خبر نہیں کہ زکوۃ ایک ٹیکس ہے یا اسلام کے بنیادی ارکان میں نماز کی طرح ایک رکن عظیم اور اہم ترین عبادت ہے تو ان کو ضرورت کیا پیش آئی تھی کہ اس قسم کی تحقیق و تدقیق میں لگیں۔ انسان کو چاہیئے کہ بات ایسے موضوع پہ کرے جس کی اسے کچھ خبر بھی ہو۔ جسطرح نماز بنیاد اسلام ہے اور ایک عبادت مخصوصہ کا نام ہے اسی طرح زکوۃ بھی ایک فریضۂ متعینہ اور عبادت الٰہیہ ہے جس میں ذرہ برابر تغیر و تبدل اسی درجہ کی ضلالت و گمراہی و تحریف دین ہے جو فرائض صلوٰۃ کی ہیئت میں تغیر و تبدل کرنے کی ہو۔

موصوف نے اسی پہ اکتفا نہ کیا بلکہ اپنے ملحدانہ خیال کو قرانِ پاک کی طرف منسوب کرنے میں کوئی جھجک نہ محسوس کی بلکہ اس سے آگے بڑھ کر سود کے جواز کا بھی حسب سابق فتویٰ صادر کر ڈالا۔ جس کی حرمت پہ تمام امت مسلمہ کا ایمان ہے۔ دائرہ اسلام میں رہنے کا دعویٰ کرتے ہوئے سود جیسی حرام در حرام چیز کو جائز کہہ دینا نہایت ناپاک جسارت اور دیدہ دلیری ہے سود کی حرمت دنیا جانتی ہے جس کو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجتماع امت نے زنا چوری اور قتل نفس کی طرح ناپاک اور حرام اور اسلامی معاشرت کا بدترین جرم قرار دیا ہے اسی پہ تمام امت اسلام لائی ہے اور اسی پہ اس کا ہمیشہ ایمان قائم رہے گا

اسلام پہ یہ عمل جراحی اور آپریشن ڈاکٹر صاحب کا پرانا شیوہ ہے اسی کو آج بھی انہوں نے دہرایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب تک مسلمانوں کا ایمان قرآنِ پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ مبارک پہ ہے کوئی بھی مسلمان ان کی یہ باتیں سننا گوارا نہیں کر سکتا۔ حرمت قرآن کریم کا صریح واضح اور اٹل قانون ہے اور اللہ رب العزت کا محکم فیصلہ ہے جس کو ایک ڈاکٹر تو کیا لاکھوں جراح الاسلام بھی مل کر ذرہ برابر بھی نہیں بدل سکتے۔ پھر ذرا اس جرأت مجرمانہ کا اندازہ فرمایا جائے کہ ڈاکٹر صاحب ان علماء اسلام کو جو آج تک اسلامی اصولوں کی حفاظت پہ اپنی زندگیاں قربان کرتے چلے آئے ہیں عام مسلمانوں سے غداری کا مرتکب ٹھہراتے ہوئے اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کی ایک اور ناپاک جسارت کر رہے ہیں۔ اس کا یہ غیظ و غضب اسی بنا پہ ہے کہ ان علماء نے مسلمانوں کے لیے سود جیسی حرام چیز کے جواز کا راستہ کیوں نہیں نکالا۔ چنانچہ اس پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے فرماتے ہیں اور قدیم مکتبِ فکر کا اختیار کردہ موقف قرآن مقدس کے احکامات کے صریح منافی ہے اور کہا کہ یہ مذہب کی اسپرٹ کے منافی نہیں ہے اور اس کا جواز موجود ہے۔ اور اس سوال پہ مذہبی لیڈروں نے غلط تاویل کی ہے کیونکہ قرآن سود چارج کرنے کے سوال پر خاموش ہے۔ مذہبی لیڈروں نے جدید حالات میں اسلام کی تاویل پیش نہ کر کے عوام سے زبردست غداری کی ہے (بحوالہ اخبار جنگ ۱۳ر مئی ۱۹۶۶ء) افسوس ڈاکٹر صاحب ایک اسلامی ملک میں رہتے ہوئے کھلم کھلا اسلام کے بنیادی اصول مسخ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور جو علماء بقول ان کے مذہبی لیڈر سود کے جواز کے کوئی تاویل نہیں تلاش کرتے وہ عوام سے زبردست غداری کر رہے ہیں ان علماء پہ ان کا یہ غیظ و غضب سوائے اس کے اور کسی وجہ سے معلوم نہیں ہوتا کہ یہ علماء الحاد اور تحریفات دین کی چالیں اس ملک میں آزادی کے ساتھ نہیں چلنے دیتے اس کے سوا اور کوئی قصور ان علماء کا معلوم نہیں ہوتا۔ ہمیں تو یہ توقع نہیں ہونی چاہیئے تھی کہ جس ملک کی بنیاد اور تعمیر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پہ ہے اسی ملک میں کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کے مقابلہ میں کھلم کھلا باغیانہ جسارت اور ناپاک جسارت اور ناپاک جرأت اختیار کر سکے گا وہ کہتے ہیں کہ سود چارج کرنے کے سوال پہ قرآن خاموش ہے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے قرآن پڑھا ہی نہیں اگر پڑھتے تو کلام اللہ میں ان کو یہ آیت بھی ملتی واحل اللہ البیع وحرم الربوا۔ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔ اور یہ آیت بھی وہ پاتے یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ اے ایمان والو اللہ

سے ڈرو اور اس سود کو بھی چھوڑ دو جو (زمانہ جاہلیت کے سود میں سے) باقی رہا ہو اگر تم ایمان رکھتے ہو پس اگر تم نے یہ نہ کیا تو بس اعلان سمجھ لو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑائی کا (بقرہ) اور اگر ڈاکٹر صاحب نے تفسیر کی کوئی کتاب دیکھی ہوتی تو ان آیات کی تفسیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک بھی ملتا۔

عن جابرؓ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربٰو وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ھم سواءٌ (صحیح مسلم) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پہ اور اس کے کھلانے والے اور لکھنے والے اور اس کے گواہوں پہ اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں عن عبد اللہ بن حنظلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درھمٌ ربوًا یاکلہ الرجل وھو یعلم اشد من ستۃ وثلثین زنیۃً (رواہ احمد و بیہقی) ایک درہم سود کا جو انسان کھائے درآنحالیکہ وہ اس کو جانتا ہے کہ یہ سود ہے چھتیس ۳۶ زنا سے بھی زیادہ سخت اور بد تر ہے تفصیل کے لیے آیات و روایاتِ کلام اللہ و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائی جائیں۔

ڈاکٹر صاحب کے اس قسم کے بیان کے بعد اسلامی اصول و قوانین کی رو سے ڈاکٹر صاحب کا کیا مقام ہو سکتا ہے؟ اس بدنصیب اسلامی ریسرچ اکیڈمی کے ان ڈائرکٹر صاحب نے امریکہ کی ایک یونیورسٹی کی مذاھب کانفرنس میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے خود ہی اپنا مقام تجویز کر لیا۔ اور کہا کہ موجودہ صدی کا کامیاب ترین مذہب کمیونزم ہے۔ موصوف نے جب خود ہی اپنا مقام تجویز کر لیا تو ہم کو یہ کہہ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنا نام اہل اسلام کی فہرست میں شمار کرانے کے بجائے اسی مذہب میں تشریف لیجائیے یعنی تشریف لے جانے کا اعلان کر دیجیے جس کو آپ اس صدی کا کامیاب مذہب تصور کر رہے ہیں اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں کہ آپ اپنا نام مسلمان ظاہر کرتے رہیں اور کمیونزم کو کامیاب مذہب قرار دیتے رہیں۔ اگر آپ نے یہ بات (جو جنگ کی اشاعت ۱۲ رمئی صفحہ ۱۰ پہ ہے) بحالت ہوش و حواس کہی ہے تو پھر ہم کو یہ کہنے کی اجازت دی جائے کہ آپ علی الاعلان اس مذہب میں جو آپ کو کامیاب معلوم ہو رہا ہے شمولیت فرمالیں

(باقی ص ۱۴ پر)

معہ شریعت و طریقت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری

ذِکْرُہٗ فِی الْاُمَمْ

(قسط ۴)

شہادت ۱۱

علماء انصار نے ذکر کیا ہے کہ سبا (جس کا ذکر بائیسویں پارے میں سورہ سبا کے اندر موجود ہے) خود مسلمان تھا۔ اس نے اپنے زمانے قدیم میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کی بشارت کو اپنے اشعار میں بیان کیا ہے۔ سبا نے بشارت کا مضمون حضرت سلیمان علیہ السلام سے پہلے انبیاء کی کتابوں سے معلوم کیا تھا۔

۱۔ وَیَمْلِکُ بَعْدَ قَحْطَانٍ نَبِیٌّ
تَقِیٌّ سَیِّدٌ خَیْرُ الْاَنَامِ

ترجمہ: ان حکومتوں کے بعد (جن کا ذکر اشعار میں ہو چکا ہے) قحطان میں ایک نبی پیدا ہوگا وہ نبی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا متقی اور سب کا سردار اور نسل انسانی میں سب سے افضل ہوگا۔

۲۔ یُسَمّٰی اَحْمَدُ یٰلَیْتَ اِنِّیْ
اُعَمَّرُ بَعْدَ مَبْعَثِہٖ بِعَامٍ

ترجمہ: اس مقدس پیغمبرؐ کا مبارک نام (حضرت) احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا۔ ہائے کاش! ان کے مبعوث ہونے پر میں زندہ ہوتا۔

۳۔ فَاَعْضُدُہٗ وَاَحْبُوْہُ بِنَصْرِیْ
بِکُلِّ مُدَجِّجٍ وَبِکُلِّ رَامٍ

ترجمہ: پس میں ان کی امداد کرتا اور ہر تیر انداز اور ہر تیز رفتار سواری سے ان پر نثار ہوتا۔

مَتٰی یَظْہَرْ فَکُوْنُوْا نَاصِرِیْہِ
وَمَنْ یَلْقَاہُ یُبْلِغْہُ سَلَامِیْ

ترجمہ: اے میری اولاد! جب یہ پیغمبروں کا سردار ظاہر ہو تو تم سب ان کی ہر طرح سے امداد کرنا اور جان نثار کرنا اور تم میں سے جو بھی ان کی زیارت سے مشرف ہو تو ان کی خدمت اقدس میں میری طرف سے تسلیمات پیش کرنا۔

(تفسیر مواہب الرحمان ترجمہ تفسیر ابن کثیر) سورۂ سبا ص ۱۵۱

شہادت ۱۲

قرآن کریم سورت کہف میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقع تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے۔ اس قصہ کے اندر آتا ہے۔ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَکَانَ لِغُلٰمَیْنِ .. الخ۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ تحریر فرماتے ہیں۔ وہ خزانہ جس کا آیت شریف کے اندر ذکر ہے وہ ایک سونے کی تختی تھی۔ جس پر چند نصیحت آموز جملے لکھے ہوئے تھے۔

۱۔ اس انسان پر تعجب ہے جو تقدیر پر ایمان رکھنے کے بعد کسی مصیبت پر بے حد غمناک ہوتا ہے۔

۲۔ اس شخص پر بھی تعجب ہے جو موت پر یقین رکھ کر اللہ کی یاد سے غافل رہتا ہے۔

۳۔ اس آدمی پر بھی تعجب ہے جو دنیا کو ناپائدار سمجھتا ہے اور اس کو اندھا دھند اکٹھا کرنے کے درپے رہتا ہے۔

۴۔ اس انسان پر تعجب ہے جو قیامت کے دن اعمال کے حساب پر یقین رکھتا ہے اور پھر گناہوں میں مبتلا رہتا ہے۔

۵۔ شَہِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
شَہِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ
(صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول

باقی ص ۱۶ پر

حافظ القاری حضرت گل دستاگر، مسجد حق نواز خاں بنوں

کرامات سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

احادیث نبویہ میں حضرت عمرؓ کے لئے جسطرح اور کمالات بیان کئے گئے ہیں۔ اسی طرح آپؓ کا صاحب خوارق عادات ہونا بھی ارشاد فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ جس قدر خوارق عادات اور مکاشفات کا ظہور آپؓ سے ہوا کسی صحابی سے منقول نہیں سب سے بڑی کرامات تو آپ کی وہ عظیم الشان فتوحات ہیں۔ جو نہایت قلیل مدت بے سروسامانی کی حالت میں حاصل ہوئیں سب سے بڑی کرامت آپؓ کی وہ اسلامی خدمات ہیں۔ جن کا ظہور آپؓ سے ہوا آپؓ کی فوج کے لئے جو غیبی تائیدات کے واقعات پیش آتے۔ وہ بھی آپؓ ہی کی کرامت میں شمار کئے جائیں گے۔ مگر راقم اس مقام پر ان سب کے علاوہ چند امور حدیث کی روشنی میں نقل کرتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ امام ترمذی رحمت اللہ علیہ نے جناب عائشہؓ سے روایت کی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا البتہ میں نے انسانوں جناتوں کے شیطانوں کو دیکھا کہ وہ عمرؓ کے خوف سے بھاگ گئے (تاریخ الخلفاء صد ۸۴) اور امام ترمذیؒ نے حضرت بریدہؓ کی سند سے روایت کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عمرؓ البتہ تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے (تاریخ الخلفاء)

ایک دفعہ آپ مدینہ منورہ میں جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے۔ کہ یکایک بلند آواز سے دو تین مرتبہ فرمایا۔ یاساریۃ الجبل اور اس کے بعد پھر خطبہ شروع کر دیا۔ تمام حاضرین کو حیرت تھی۔ کہ بے ربط جملہ آپ کی زبان مبارک سے کیسا نکلا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے بے تکلفی زیادہ تھی۔ انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آج آپ نے خطبہ کے درمیان میں یاساریۃ الجبل فرمایا تو آپ نے اپنے ایک لشکر کا ذکر کیا جو عراق میں بمقام نہاوند۔ جہاد میں مشغول تھا۔ اس لشکر کے سردار ساریۃؓ تھے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ وہ پہاڑ کے دامن لڑ رہے ہیں۔ اور دشمن کی فوج سامنے سے بھی آرہی ہے۔ اور پیچھے سے بھی آرہی ہے۔ جس کی ان لوگوں کو خبر نہیں یہ دیکھ کر میرا دل قابو میں نہ رہا اور میں نے آواز دی کہ۔ اے ساریہ پہاڑ سے مل جاؤ۔ تھوڑے دنوں کے بعد جب ساریہؓ کا قاصد آیا تو اس نے سارا واقعہ بیان فرمایا ہم لوگ لڑائی میں مشغول تھے کہ یکایک ایک آواز آئی کہ یاساریۃ الجبل اس آواز کو سن کر ہم لوگ پہاڑ سے مل گئے۔ اور ہم کو فتح ملی۔ اب آپ بھی غور فرمایئے۔ کہ حالیہ بجلی اور ایٹمی دور میں جب کہ سائنس نے سمندروں کے سینے چیر کر رکھ دیئے ہیں۔ اور فضاؤں کو اپنی موت کے منظاہرے دکھلا دیئے۔

لیکن سب کے باوجود کیا کوئی آلہ یا کوئی ایسا عقل مند سائنسدان ہے۔ جو اپنے ملک کی فوج یا فوج کے کسی حصے کو دشمن کی یقینی ضرب سے بچا لے۔

مذکورہ بالا واقعہ آج سے قریب قریب تیرہ ۱۳ سو سال پہلے کا واقعہ ہے۔ اور آج تو دنیا بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ پاکیزہ روحانیت کے سامنے سائنسدان تو کیا دنیا کی ہر چیز ہیچ ہے۔ چاہے وہ ایٹم بم ہو یا ہائیڈروجن بم۔ ایک اور واقعہ ہے۔ کہ جب مصر فتح ہوا تو اہل مصر نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ (فاتح مصر) سے کہا کہ ہمارے ملک میں کاشتکاری کا دارو مدار دریائے نیل پر ہے۔

۔ اور یہ دریائے نیل کا یہ دستور ہے۔ کہ ہر سال ایک کنواری لڑکی جو حسن وجمال میں سب سے ممتاز ہوتی ہے۔ دریائے میں ڈالی جاتی ہے اگر کسی سال نہ کیا جائے تو دریا نہیں بڑھتا اور قحط پڑ جاتا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ سب کچھ ایام جاہلیت کے رسوم ہے۔ اور خدا کی قسم اسلام کے عہد میں تو ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔

اس لئے اسلام نے زمانہ جاہلیت کے رسوم کو ختم کر دیا ہے۔ چنانچہ تمام مصری خاموش ہو گئے اور امسال زندہ لڑکیوں کے اس طرح ڈبونے کی رسم ادا نہ ہونے سے دریائے نیل کی روانی رکی رہی۔ دریائے نیل کی روانی بند دیکھ کر لوگوں نے ترک وطن کا ارادہ کیا حضرت عمرو بن العاصؓ نے ان تمام حالات کی امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ کو اطلاع دی جنہوں نے جواب میں لکھا اے عمرو بن العاص تم نے بہت اچھا کیا اور درست کیا ہے۔ اسلام نے رسوم سابق کو جڑ سے اکھیڑ دیا ہے۔ نیز اپنے مکتوب گرامی میں ایک علیحدہ پرچہ رکھ کر حضرت عمرو بن العاصؓ کو لکھا کہ اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط اللہ کے بندے عمر بن الخطابؓ کی طرف سے نیل مصر کے نام ہے۔ اما بعد اگر تو اپنے اختیار سے جاری ہے۔ تو ہم کو تجھ سے کچھ کام نہیں۔ اور اگر تو اللہ کے حکم سے جاری ہے۔ تو اب اللہ کے نام پر جاری رہنا۔ اس خط کے ڈالتے ہی دریائے نیل نے بڑھنا شروع کیا اور ایک ہی رات میں سالہائے ماسبق کی نسبت چھ گز زیادہ بڑھا اور اس دن سے یہ رسم بد موقوف ہوگئی۔

ایک مرتبہ آپ کے زمانہ میں زلزلہ آیا۔ تو آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور ایک درہ زمین پر مارا اور فرمایا ساکن ہو جا کیا میں نے تیرے اوپر عدل نہیں کیا۔ فوراً زلزلہ موقوف ہوگیا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اللہ تعالےٰ نے بہت بلند ذہن دیا تھا۔ جناب ابن عساکرؒ نے حضرت طارق بن شہاب سے روایت کی ہے۔ کہ ایک شخص تھا۔ جو دوران گفتگو میں حضرت فاروق اعظمؓ سے جب کوئی خاص جھوٹی بات کہتا تو آپ فرماتے اس بات کو یاد رکھنا وہ شخص پھر باتیں کرنے لگتا اور پھر جب کوئی جھوٹ بات کہتا تو آپ اس کو ٹوک دیتے۔ اور فرماتے اس بات کو بھی یاد رکھنا آخر کار اس شخص نے حضرت فاروق اعظمؓ سے کہا کہ میری تمام گفتگو میں جہاں جہاں ٹوک کر آپ نے اس بات کو یاد رکھنا فرمایا ہے۔ بس یہ جھوٹی ہیں۔ اور باقی پوری باتیں ٹھیک اور سچ ہیں۔ حافظ الحدیث جناب ابن عساکرؒ نے حضرت حسن بصریؒ سے روایت کی ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ میں جھوٹی بات کا پہچانتا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ کا حق تھا۔ ہر جھوٹی بات پہچان لینا یہ آپؓ کا سچا ادراک بلکہ درحقیقت کشف فراست تھا۔ جو خرق عادت ہے۔ اور آپ کی کرامتوں کا مظہر ہوا۔ حضرت فاروق اعظمؓ کے یہ تینوں واقعات روحانیت کا ایک ایسا مظہر ہیں۔ جس کی مثال نہیں ملتی۔ آپؓ نے ایک روز جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کر کے فرمایا لوگو سنو۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے میرے تین چونچیں ماریں اور اس خواب کو تعبیر میں یہی سمجھتا ہوں کہ میری موت اب قریب ہے اور آپ کا یہ خواب ایک دن سچا ہوا۔ آپ پر جس نے خنجر سے حملہ کیا۔ وہ بھی تین دفعہ کیا اور آپ کچھ دنوں کے بعد شہید ہوگئے۔ وہ بھی تین دفعہ مارا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ کی وفات حسرت آیات پر جنات نے بھی اظہار رنج وغم کیا۔

اعجاز احمد خاکؔ سنگھانوی

حکایاتِ اسلاف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) حکایت:- ایک مرتبہ مسجد نبویؐ میں ایک اعرابی آیا۔ اس نے مسجد نبویؐ میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ صحابۂ کرامؓ سب غصّہ ہوئے اور قریب تھا کہ اس کو مسجد سے نکال دیتے اسی اثناء میں رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑو کہ یہ پیشاب سے فارغ ہو جائے کیونکہ اگر تم اس کو ابھی اٹھاؤ گے تو یہ بیمار ہو جائے گا اور مسجد بھی زیادہ ناپاک ہو جائے گی۔

جب اعرابی اچھی طرح پیشاب سے فارغ ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں آؤ اور فرمایا کہ مسجدیں ناپاکی اور پیشاب کے لئے نہیں بنائی گئیں۔ اس اعرابی نے عرض کیا:-

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کبھی بھی مسجد اور پاک جگہ میں پیشاب نہ کروں گا اور کہا:-

وَاللّٰہِ مَا ضَرَبَنِیْ وَلَا قَہَرَنِیْ وَلَا شَتَمَنِیْ مَا رَأَیْتُ اَحْسَنَ مِنْ ذَالِکَ

خدا کی قسم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) نہ مجھے مارا اور نہ مجھ پر غصّہ ہوئے اور نہ ہی مجھے گالی دی۔ میں نے ایسا اچھا طریقہ نہیں دیکھا۔

ف:- سبحان اللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح سے سمجھایا واقعی بیان مسائل اور چیز ہے اور اصلاح قلب اور چیز (فلسفۂ نماز و تبلیغ صـ۱۹)

(۲) حکایت:- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک دفعہ ایک مسلمان پر سخت برہم ہوئے۔ حضرت ابو برزہ اسلمیؓ نے ان کے تیور دیکھ کر عرض کی یا خلیفۂ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلّم) اس کی گردن اڑا دیجئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے قتل کا نام سنا تو خاموش ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد غصّہ فرو ہوا تو ابو برزہؓ کو بلا کر پوچھا اگر میں اس کو قتل کرنے کا حکم دیتا تو کیا تم واقعی اس کو مار ڈالتے بولے "ہاں" آپؓ نے ارشاد فرمایا:-

خدا کی قسم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد کسی کو یہ (شرف) حاصل نہیں ہے۔

(خلفائے راشدین صـ۹۷)

(۳) حکایت:- حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ ابھی بچے ہی تھے کہ ایک دفعہ کسی نے مشہور کر دیا کہ مشرکین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو گرفتار کر لیا ہے یہ سن کر جذبۂ جاں نثاری سے اس قدر بے خود ہوئے کہ اسی وقت ننگی تلوار کھینچ کر مجمع کو چیرتے ہوئے آستانۂ نبویؐ پر حاضر ہوئے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو پوچھا زبیر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا" مجھے معلوم ہوا تھا کہ خدا نخواستہ حضورؐ گرفتار ہو گئے ہیں۔"

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوش ہوئے اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ اہل سیر کا بیان ہے کہ یہ پہلی تلوار تھی جو فدویت اور جاں نثاری میں ایک بچے کے ہاتھ سے برہنہ ہوئی

(مہاجرین صـ۵۷ جلد ۱)

(۴) حکایت:- ایک دفعہ حضرت مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہندؒ کانپور میں خدام کے اصرار سے وعظ کے لئے کھڑے ہوئے اس وقت اتفاق سے کسی مسئلہ منطق کی تقریر درمیان میں آگئی حضرت نے اس مسئلہ کی ایسی تشریح فرمائی کہ علمائے منطق نے بھی نہ سنی ہو گی اثنائے تقریر میں ایک بہت بڑے معقولی عالم تشریف لے آئے۔

حضرت شیخ الہندؒ کی جو ان پر نظر پڑی تو فوراً تقریر بند کر کے بیٹھ گئے جب جلسہ منتشر ہو گیا تو ایک بزرگ نے عرض کیا کہ آپ نے فلاں صاحب کے آنے پر تقریر کیوں بند کر دی تھی یہی تو موقع اس تقریر کا تھا تاکہ ان کو بھی معلوم ہو جاتا کہ علمائے دیوبند معقول و منطق میں بھی کسی سے کم نہیں۔ فرمایا:-

ہاں یہی خیال تو میرے دل میں بھی آ گیا تھا کہ اب موقعہ ہے اسی لئے تقریر بند کر دی تھی۔

مطلب یہ تھا کہ جب وعظ میں اس خیال سے کوئی تقریر کی جائے کہ اب موقعہ ہے اب مخالفوں کو بھی ہمارا کمال معلوم ہو گا تو خلوص کہاں باقی رہا اس وقت تقریر بند کر دینا چاہیئے۔

ف:- سبحان اللہ یہ حضرات اطباءِ قلوب تھے نفس کے مکر و فریب پر ہر وقت ان کی نظر رہتی تھی اگر ہم جیسے ہوتے تو کسی نہ کسی تاویل سے خلوص کا دعویٰ کر لیتے اور تقریر بند نہ کرتے (رحمۃ القدوس صـ۲۷ ج ۲)

(۵) حکایت:- ایک دفعہ قبیلہ مخزوم کی ایک عورت چوری کے جرم میں گرفتار ہوئی۔ حضرت اسامہؓ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم بہت چاہتے تھے۔ لوگوں نے اس عورت کے متعلق ان سے سفارش کرائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم حدودِ خداوندی میں سفارش کرتے ہو پھر آپؐ نے مجمع سے ارشاد فرمایا۔

تم سے پہلے کی قومیں اس لئے برباد ہوئیں کہ ان کا طریقہ یہ ہو گیا تھا جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور معمولی اور کم درجہ کا آدمی مجرم ہوتا تو سزا پاتا خدا کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹے جاتے (تاریخ ملت صـ۱۴۳ ج ۱)

(۶) حکایت:- ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور زنا کرنے کی اجازت چاہی۔ صحابہؓ نے یہ سن کر اسے ڈانٹنا چاہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے منع فرمایا اور نہایت اطمینان سے فرمایا کہ کیا تو اپنی ماں کے ساتھ ایسا کیا جانا پسند کرتا ہے اس نے کہا نہیں۔

آپؐ نے فرمایا کہ بہن کے ساتھ کہا نہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:-

بس جس کے ساتھ تم زنا کرو گے وہ بھی کسی کی ماں اور کسی کی بہن ہو گی جو بات اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے کیوں پسند کرتے ہو۔

(تسہیل المواعظ جلد اول حصّہ دوم صـ۴۳)

(۷) حکایت:- سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ملک الموت جب قبض روح کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا۔

هل رایت خلیلا یقبض روح خلیله

ملک الموت تم نے کسی دوست کو دوست کی جان قبض کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ملک الموت اس جواب کو سن کر آسمانوں کی طرف لوٹ گئے۔ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا۔ ہمارے خلیلؑ سے دریافت کرو۔

هل رایت خلیلا یکره لقاء خلیله

تم نے کسی دوست کو اپنے دوست کی ملاقات سے گھبراتے ہوئے دیکھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ میری روح اسی وقت قبض کرے۔

(پہلی تقریر سیرت ص۱۱۴)

(۸) حکایت:- حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کے مطاف میں دیکھا کہ وہ جب لبیک کہتا ہے تو جواب دیتا ہے کہ ہم کو مت پکارو۔ ہم تمہارا جواب دینا نہیں چاہتے تم ہمارے گھر میں کیوں آئے ہو ؎

برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

جب ہم تم سے بات کرنا نہیں چاہتے تو کیوں آیا کرتے ہو۔ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے اس شخص کا ہاتھ پکڑ کر کہا جو کچھ میں سنتا ہوں تو بھی سنتا ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ کئی سال سے میرے ساتھ یہی ہو رہا ہے۔ جب پکارتا ہوں۔ جب ہی بگڑ کر جواب دیتے ہیں۔ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے کہا پھر تم کیوں آتے ہو جب صاحبِ خانہ ناراض ہے تو آنے سے کیا فائدہ۔ اس شخص نے ایک ٹھنڈا سانس لے کر کہا ابراہیم سچ کہتے ہو میری خود داری کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ جب وہ بات نہیں کرتے تو میں آنا چھوڑ دوں۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ ان کو چھوڑ کر جاؤں کہاں میرا تو سوائے ان کے کوئی ٹھکانہ نہیں۔ ان کو تو پکارنے والے بہت مل جائیں گے لیکن میرا تو ان کے سوا کوئی سہارا نہیں ؎

عزیزے کہ از درگہش سر تافت
بہر در کہ رفت ہیچ عزت نیافت

(پہلی تقریر سیرت ص۵۵)

(۹) حکایت:- حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ ایک مرتبہ بیمار ہو گئے جب تندرست ہوئے تو صاحبزادے نے شکریہ میں بہت لوگوں کی دعوت کی۔ مولانا گنگوہیؒ نے اپنے ایک خاص خادم سے فرمایا کہ جب غریب لوگ کھانا کھا چکیں تو ان کے سامنے کا بچا ہوا کھانا جو کہ سقوں کو دیا جاتا ہے وہ سب میرے پاس لے آنا کہ وہ تبرک میں کھاؤں گا اور یہ خیال نہ کرنا کہ ان کا بدن صاف نہیں ان کے کپڑے صاف نہیں اور اس کو تبرک اس لئے قرار دیا کہ وہ لوگ مومن ہیں خدا کے محبوب ہیں حدیث میں آیا ہے یا عائشہ قربی المساکین چنانچہ وہ کھانا حضرت گنگوہیؒ کے پاس لایا گیا اور حضرت نے اس کو نہایت رغبت سے کھایا۔

(ف) کیا کسی نے اس قسم کی قدر غریبوں کی کر کے دکھائی ہے۔

(تجارت آخرت ص۱۴۱)

(۱۰) حکایت:- دارالعلوم دیوبند کے اولین اساتذہ میں ایک استاد ملّا محمود صاحبؒ بہت سادہ اور پاک طینت بزرگ تھے۔ حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے ان کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ بخش دیا۔ مولانا تھانویؒ نے پوچھا کہ کس بات پر بخش دیا۔

جواب دیا کہ میں ایک مرتبہ گھر میں آیا اور کھانا کھانے بیٹھا۔ کھچڑی میں نمک ٹھیک نہ تھا مگر میں نے کچھ کہا نہیں اور کوئی عیب نہ نکالا اسی طرح کھا لیا حق تعالیٰ کے یہاں میرا یہ معاملہ پیش ہوا اس پر میری مغفرت ہو گئی۔

اللہ اکبر غور کیجئے یہ بھی کوئی بڑی بات تھی جس پر مغفرت ہوئی حق تعالیٰ بڑے قدر دان ہیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر مغفرت فرماتے ہیں۔ دیکھئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی سی سنت پر عمل کرنے سے مغفرت ہو گئی۔

آقائے عربیؐ کے کھانے کی حالت یہ تھی:-

لَا یُعِیْبُ شَیْئًا اِنْ اِشْتَهَاهُ اَکَلَهٗ۔

آپ کسی شئے میں عیب نہیں نکالتے تھے۔

وَاِنْ لَّمْ یَشْتَهِهِ تَرَکَهٗ یا کُلُّهٗ

اگر خواہش ہوتی تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے (صلی اللہ علیہ وسلم)

(سلوۃ الحزین ص۲۰)

(باقی ص۱۶ پر)

بقیہ - ڈاکٹر فضل الرحمٰن ......

افسوس کہ یہ بدنصیب اسلامی ریسرچ اکیڈمی کے ڈائریکٹر کے خیال ہیں جن کو دیکھ کر یقین نہیں کیا جا سکتا کہ کسی مسلمان کے زاویۂ خیال میں ایسے تصورات آ سکتے ہیں اسلام مسلمانوں کی بیش بہا متاع ہے۔ مسلمان ہر نقصان گوارا کر سکتا ہے لیکن اس کو یہ چیز ہرگز گوارا نہیں ہو سکتی کہ امت محمدیہ میں شمار ہونے والا کوئی فرد یا جماعت یہودیوں کی طرح دین میں تحریفات کرتی رہے اور من مانی تاویلوں سے شریعت کو بازیچہ طفلاں بنا دے اس لیے ہر پاکستانی مسلمان پر یہ لازم ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی اس تجویز اور بیان سے جو غم و غصہ عام مسلمانوں میں پیدا ہوا اس سے حکومت کو مطلع کرے اور اس بات کی درخواست کرے کہ اسلامی مشاورتی کونسل ایسے جید اور مستند علماء اسلام پر مشتمل ہو جن کی علمی و عملی زندگی اسلام کی ترجمانی کرتی ہو۔ ان کے علوم کا سرچشمہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہو۔ عامتہ المسلمین ان کے علم و تقوی اور علوم قرانیہ حدیث و تفسیر اور فقہ اسلامی میں ان کی مہارت و تبحر پر اعتماد کرتے ہوں اور عام مسلمان ان کے فتویٰ اور ان کے قول کو حجت سمجھتے ہوں اور اس پر عمل کرتے ہوں نہ یہ کہ اس کونسل کا ڈھانچہ ایسے افراد پر مشتمل ہو جنکی تحقیقات و تدقیقات یورپ و امریکہ کے ورس سے حاصل کردہ اور ان کے دستر خوان پہ پڑے ہوئے چند پس خوردہ ٹکڑے ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ بہت جلد ان جذبات کو حکومت تک پہنچایا جائے گا کہ ڈاکٹر صاحب کے الفاظ سے ہمیں سخت رنج و غم ہے جو انہوں نے علماء اسلام اور اسلام کے حق میں کہے۔ ان کا یہ طرز یقیناً اس بات کا موجب ہے کہ ان کو بلا کسی مہلت کے اس بورڈ سے الگ کیا جائے اور حکومت ان کو اس بات پر مامور کرے کہ وہ ان دل خراش باتوں پر مسلمانوں سے معافی مانگے۔ یہ ایک دینی فرض تھا۔ جس کی طرف متوجہ کر دیا گیا حق تعالےٰ اپنے دین کی حفاظت فرمائے اور زائغین و ملحدین کے فتنوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ والسلام۔

بقیہ : مجلسِ ذکر

لے کر مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کو وفات تک دیکھا مگر ان کو قول و قرار، فعل، عمل، دعوت میں ہر لمحے ایک سا پایا۔ زمانہ بدل گیا مگر وہ نہ بدلے۔ حتیٰ کہ ان کا لباس بھی وہی رہا۔ ان کے مضمون کا عنوان تھا "میں مولانا احمد علیؒ کو کیوں بڑا آدمی سمجھتا ہوں"۔ ؎

نت نیا رنگ بدلتا ہے زمانہ
مرد وہ ہے جو زمانے کو بدل دے

ہمارے بزرگوں کو روزِ اوّل سے یہ فخر حاصل رہا کہ انہوں نے اپنے نصب العین کو نظروں سے غائب نہ ہونے دیا۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ سَابِقُوْا بِالْخَیْرَاتِ ط نیکیوں میں سبقت کرو مگر یہاں حال ہی دوسرا ہے۔ ایک کے پاس دو کوٹھیاں ہوں تو چاہتے ہیں کہ میرے پاس تین ہوں۔ ایک کے پاس ۶۵ء ماڈل کار ہے تو میرے پاس ۶۶ء ماڈل کار ہونی چاہئے۔ یہ نصب العین خدا اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات میں کہیں بھی نہیں ہے۔ ہمارا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ ؎

بر زبان تسبیح در دل گاؤخر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

ہم اپنے مقصدِ حیات کو بھول گئے ہم نے اونچے اونچے فلک بوس محلات بنانے شروع کر دئے۔ حالانکہ یہ مسافرانہ زندگی ہے یہاں سے چلے جانا ہے۔ مگر ہم نے اس کو کبھی نہیں سوچا۔ ہم پہاڑوں کو کھود کھود کر پتھر لا لا کر عمارتوں میں لگا رہے ہیں اور عاد و ثمود کی قوم کی طرح محلات میں مستغرق ہیں اور اصل مقصدِ حیات کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ ہمارا مقصدِ حیات یہ ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ط مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ مال و دولت سمٹ کر ہمارے پاس آجاتے۔ جائز ناجائز کی یا حلال و حرام کی تمیز بھی نہیں ہے۔ حالانکہ سامان سو برس کے اور پل کی خبر نہیں۔ جب اس بات کی گارنٹی ہی کوئی نہیں ہے کہ ہم نے ابدالآباد تک یہاں رہنا ہے تو پھر یہ سارے دھندے کیوں؟ اس میں شک نہیں کہ دنیا اور زندگی کے سارے وسائل ہیں اور ان سے کماحقہٗ استفادہ کرنا چاہئے مگر اصل مقصد کو نہ بھولنا چاہئے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ بھکشو بن جاؤ کیونکہ لَا رُہْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ ط نہ ہی ہم کہتے ہیں۔ کہ کمیونسٹوں کی طرح دنیا ہی دنیا سمیٹو۔ ہم تو کہتے ہیں کہ دنیا میں بھی رہو اور خالق کو بھی پہچانو۔ اسلام دنیا سے ہٹاتا نہیں ہے، آپ بے شک وسائلِ حیات سے پورا پورا استفادہ کریں مگر تخلیق کا مقصد ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔ جب ہم قبرستان میں جاتے ہیں تو جنازے پہ جنازہ چلا آ رہا ہے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ ساری دنیا ہی قبرستان میں دفن ہونے آ رہی ہے مگر پھر بھی ہم لوگ نہیں سمجھتے۔ ہم نے مسافرانہ زندگی کو منزل تصور کر لیا ہے۔ ایک شخص اگر حج کرنے کے لئے جائے۔ کراچی شہر میں چند روز کے لئے ٹھہرے اور وہاں مکان وغیرہ بنانے لگ جائے تو سب کہیں گے کہ یہ پاگل ہے۔ نہ اس کی یہ منزل ہے نہ مسکن اس کو تو آگے کا سفر درپیش ہے مگر یہ یہاں ہی بلڈنگیں بنانے لگ گیا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح ہم لوگوں کی منزل آخرت ہے مگر ہم اس کا تصور بھی بھلا بیٹھے ہیں۔ اور دنیا ہی مقصود و محبوب بن کے رہ گئی ہے۔ یہاں نہ کوئی بادشاہ رہا نہ حکمران ــــ آخرت کا توشہ ضرور تیار کرنا چاہئے۔ آج نہیں تو کل اجل سر پر کھڑی ہے ؎

سب کو یہ مسلّم ہے کہ معبود وہی ہے
کم ہیں جو سمجھتے ہیں کہ مقصود وہی ہے

اللہ رب العزت کی اطاعت و فرمانبرداری سے سرِ مُو انحراف نہ کرنا چاہئے۔ دنیا اور دین میں توازن پیدا کریں اسلام کی دعوت بالکل واضح ہے ؎

چلائے جا دین و دنیا کو دوش بدوش
سب سے جدا ہے راستہ تیرا

. . . .

واہ کینٹ کے درسِ قرآن کے بارے میں ایک خط اور اس کا جواب

یہ خط انگریزی میں لکھا گیا تھا جس کا اردو ترجمہ حسبِ ذیل ہے۔

مورخہ ۳۰ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ

میرے محترم بھائی محمد عثمان غنی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں آپ کو دلی طور پر اس نمایاں کام کرنے پر مبارک باد دیتا ہوں جو آپ حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کے ارشاد فرمودہ درسِ قرآن کی تدوین کے سلسلہ میں کر رہے ہیں اور جو باقاعدگی کے ساتھ ہفت روزہ خدام الدین عام مسلمانوں کے عمومی استفادہ کے لئے شائع کرتا ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ آپ اس درس کے تمام مضامین حضرت قاضی صاحب سے نظرِ ثانی کروا کے اور مناسب حک و اضافہ کے ساتھ مستقل کتابی شکل میں چھپوا دیں تاکہ بہترین معلومات کا خزانہ ہماری مسلسل رہنمائی کے لئے محفوظ ہو جائے۔ میری آپ سے یہ بھی استدعا ہے کہ مجھے بتائیے آیا حضرت قاضی صاحب نے کوئی اور کتابیں بھی تصنیف فرمائی ہیں تاکہ ہم منگوا کر ان کا بنظرِ غائر مطالعہ کر سکوں۔ مہربانی سے مجھے اپنی انفرادی اور مجموعی دعاؤں میں یاد رکھیں جس کے لئے میں آپ کا اور تمام بھائیوں کا ممنون ہوں گا۔ از راہِ کرم حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں میرا عاجزانہ سلام بصد احترام پیش کریں۔

والسّلام مخلص عبد السّتّار

جواب

محترم بھائی عبد السّتّار صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جناب کا خط ملا مگر آپ نے اپنا پتہ نہیں لکھا اس لئے میں یہ جواب بذریعہ خدام الدین دے رہا ہوں۔ آپ کے پرُخلوص جذبات کا بے حد شکریہ۔ درسِ قرآنِ مجید الحمد للہ کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور ہدیہ صرف دو روپے رکھا گیا ہے تاکہ ہر کوئی خرید سکے۔ آپ مطلوبہ تعداد سے مطلع فرما دیں تو ارسال کر دیا جائے گا۔ حضرت قبلہ قاضی صاحب بڑے اونچے پایہ کے اور کہنہ مشق مصنف ہیں ان کی کتابوں کی فہرست آپ کا ایڈریس ملنے پر ارسال کر دوں گا۔ ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء کے درس میں آپ کا خط پڑھ کر سنا دیا گیا اور آپ کے لئے حضرت قاضی صاحب نے اور تمام حاضرین نے دعا فرمائی۔ آپ بھی احقر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسّلام مع الاحترام

آپ کا مخلص محمد عثمان غنی بی اے $\frac{19E}{100}$ واہ کینٹ

ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور اسکی اکیڈمی

دین کا حلیہ بگاڑنے میں مصروف ہے

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق صاحب کی طرف سے شدید احتجاج

اکوڑہ خٹک - دار العلوم حقانیہ کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ نے زکوٰۃ اور سود کے بارہ میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کے تازہ خیالات کو جاہلی نظریات اور دین کے لئے کھلا چیلنج قرار دیا - انہوں نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہمنوا اگرچہ کافی عرصہ سے دین کے اٹل اور غیر مبدل احکام ونصوص اور قطعی مسلمات کو مشق تحقیق بنائے ہوئے تھے - مگر اب اخباری سطح پر ان کے لادینی خیالات کی اشاعت سے بڑے خطرے کی غمازی ہو رہی ہے - انہوں نے اس سے پہلے دین کے علل وعنایات کو ابدی مگر احکام ونصوص کو قابل تبدل وترمیم قرار دے کر دین کو فسخ کرنے کی کوشش کی - سنت جاریہ کے نام سے حضور اقدس کے سنت سے بغاوت کی - ابھی پچھلے دنوں بھی حدود اللہ کو بھی مشق ستم بنایا - اور اسے چودہ سو سالہ متفقہ اور متواتر مفہوم سے الگ کرنے کی سعی کی - سود کو منافع کی آڑ میں حلال ٹھہرانے کے جاہلی خیالات کا اعادہ کیا - اور اب زکوٰۃ کی شرح میں تبدیلی کی تجویز پیش کی جس کے مقادیر اور مصارف قطعی منصوص ہیں - اور جس طرح دیگر عبادات نماز کے اوقات وارکان اور رکعات کی تعداد روزوں کی تعداد اور کیفیت حج کے ارکان اور مناسک میں ہرگز دخل اندازی نہیں کی جا سکتی - اسی طرح زکوٰۃ کی عبادت بھی اس طرح دست درازیوں کی متحمل نہیں - ڈاکٹر صاحب نے ابھی حال ہی میں عالمی مذاہب کانفرنس میں کمیونزم کو اسلام سے بہتر قرار دے کر دنیا بھر کے مسلمانوں کی دل آزاری کی - اور پاکستان کے لئے رسوائی کا سامان فراہم کیا سوال یہ ہے - کہ اگر یہ لادینی نظریات اسلامی نظریہ پاکستان کے خلاف ہیں - اور ان سے دینی جذبات مجروح ہونے اور دنیا میں پاکستان کی بدنامی کا سامان ہو رہا ہے - تو اس قسم کے اشخاص اور تحقیقی اداروں کو بجائے پابند کرنے کے حکومت کی سرپرستی اور امداد میں ایسے خیالات کی اشاعت کا موقعہ کیوں دیا جا رہا ہے - اسلامی مشاورتی کونسل کے چیئرمین نے اپنے بیان میں ڈاکٹر صاحب کے خیالات کا رشتہ کونسل سے کاٹ کر ان کے خیالات کے غیر شرعی ہونے کا اعتراف کیا - سوال یہ ہے - کہ جب وہ شخص کونسل کا ممبر اور ایک مرکزی سرکاری ادارہ کا ڈاکٹر ہو - تو اس کے خیالات کی ذمہ داری سے کونسل اور حکومت کسی طرح دست بردار ہو سکتی ہے - اور اگر بالفرض یہ ڈاکٹر صاحب کے ذاتی نظریات ہیں - جیسا کہ انہوں نے اپنے بیان میں اعتراف کیا ہے - تو انہیں کونسل میں اپنی نظریات پیش کرنے کا حق ہے - اور کیا انہیں عوامی سطح پر اپنے خیالات کے اظہار کا حق ہے جس سے پاکستان کے سواد اعظم اور عالم اسلام کے مسلمانوں کی دل آزاری ہو اور ملک میں افتراق وانتشار کی فضاء پیدا ہونے کا امکان ہو جس طرح اس ملک میں ان ذاتی نظریات پیش کرنے کی اجازت نہیں جس سے ملک کے استحکام اور بقاء کو خطرہ ہو - اس طرح ان ذاتی نظریات کو کیوں گوارہ کیا جا سکتا ہے - جس سے اسلام اور مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو سکتے ہوں -

بقیہ :- حکایات اسلاف

(۱) حکایت :- حضرت مولانا مظفر حسین صاحب

کاندھلویؒ نے ایک دفعہ راستے میں ایک بوڑھے کو دیکھا کہ بوجھ سر پہ لئے ہوئے آ رہا ہے اور تھک گیا ہے آپ سے نہ رہا گیا - اس سے کہہ سن کر اس کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیا حالانکہ خود بھی جوان نہ تھے - اس بوڑھے نے کہا بھی کہ میاں جی تم بھی تو بوڑھے ہی ہو کہا اول تو میں آپ سے کم بوڑھا ہوں دوسرے تازہ دم ہوں اس کا بوجھ لئے دور تک چلے گئے اور اس سے باتیں کرتے رہے اس نے کہا کہ میں مولوی مظفر حسین صاحب سے ملنے کا بہت مشتاق ہوں سنا ہے وہ آج کل ادھر آئے ہوئے ہیں انہوں نے کہا ہاں میں ان سے ملا دوں گا یہاں تک کہ جب اس کے گاؤں میں پہنچ گئے وہاں پہنچ کر اس نے پھر کہا بھائی یاد رکھو مجھ کو مولوی مظفر حسین سے ضرور ملائیو - اس وقت فرمایا کہ مظفر حسین تو میں ہی ہوں وہ بہت شرمندہ ہوا - مولٰنا مظفر حسین صاحب نے کہا بھائی شرمندگی کی کیا بات ہے ایک مسلمان کا کام کر دیا تو کیا ہو گیا -

(باقی آئندہ) (اروح ثلثہ صـ۴۳)

بقیہ :- ذکرہ فی الامم

ہیں - (تفسیر ابن السعود - ج ۳ صـ۲۶۳ - وتفسیر مظہری ج ۶ صـ۶۰ وتفسیر درمنثور ج ۴ صـ۲۳۴ وتفسیر بیضاوی وخازن رافع خضر وموسیٰ)

نوٹ : ان دو بھتیجوں کے نام اَحرَم اور صُرَیم تھا - اور ان کے جد امجد کا نام (جس نے یہ خزانہ دیوار کے نیچے دفن کیا تھا) کاشح تھا - یہ نہایت متقی اور اعلیٰ درجہ کا دیانت دار تھا - لوگوں کی امانتیں دیانتداری کے ساتھ واپس کرتے ہیں ان کا مقام بہت بلند تھا - یہ کاشح احرم اور صریم کے سلسلہ اجداد میں ساتویں پشت پر تھا -

(قصص الانبیاء صـ۱۵۸)

تعارف وتبصرہ

حافظ نور محمد انور

نام کتاب .... درس قرآن مجید (سالانہ مجموعہ)
تصنیف - حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب
ضخامت - ۳۰۵ صفحات سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ہدیہ دو روپے
ناشر - دار الارشاد جامعہ مدنیہ کیمبل پور پاکستان

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں آپ عالم باعمل ہونے کے علاوہ کئی کتابوں کے مصنّف بھی ہیں - جہاں آپ کیمبل پور میں درس وتدریس اور تبلیغ دین میں مصروف رہتے ہیں وہاں قرب وجوار کے علاقوں میں بھی اس سلسلہ خیر کو جاری کیا ہوا ہے -

درس قرآن مجید ان تمام درسوں کا مجموعہ ہے جو ہر ماہ کی آخری اتوار کو آپ واہ کینٹ میں دیتے رہے درس قرآن مجید کے لئے کلمات برکت ودعا جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ نے لکھے ہیں، اور مقدمہ الحاج محمد عثمان غنی صاحب بی - اے منتظم درس قرآن واہ کینٹ نے لکھا ہے -

درس قرآن جو ہفت روزہ خدام الدین میں بھی شائع ہوتا رہتا ہے - اب اسے دار الارشاد نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب مدظلہ کو تا دیر سلامت رکھے تاکہ ان کا یہ سلسلۂ خیر جاری وساری رہے - تمام مسلمانوں سے ہم پُرزور سفارش کرتے ہیں کہ اس کتاب کو خود بھی خریدیں اور اپنے حلقۂ احباب کو بھی خریدنے کی ترغیب دیں -

نام کتاب - الارکان فی الاسلام
تصنیف - حضرت مولانا محمد ادریس انصاری
ضخامت ۵۱۲، صفحات مجلد - سرورق چار رنگ
ناشر - ادارہ تبلیغ الاسلام صادق آباد مغربی پاکستان ہدیہ چار روپے

ارکانِ اسلام : کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - نماز - زکوٰۃ - روزہ - حج - غرضیکہ اسلامی عقائد، عبادات، معاملات پر علیحدہ علیحدہ ۴۲ عام فہم خطبات ہیں - جن میں اخلاقی، اصلاحی اور تاریخی مضامین کے علاوہ تصوّف وسلوک کے موقع بموقع مسائل نے کتاب کو نہایت دلچسپ بنا دیا ہے -

الارکان فی الاسلام " میں اسلام کے ایک ایک رکن پر مفصّل ومدلّل تبصرہ ہے - محل وموقعہ کے مناسبت

سے جا بجا قرآنی آیات، احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ صحابۂ کرامؓ اور اولیاء اللہ کے سبق آموز حالات وحکایات ایسے دلکش انداز میں بیان کئے گئے ہیں جن سے تعلیم یافتہ اور معمولی اردو خوان حضرات یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ زندگی کو اسلامی سانچہ میں ڈھالنے، ایمانی ذوق کو تسکین دینے، اللہ کی ذات و صفات پر یقین جمانے کے لئے الارکان فی الاسلام نہایت مفید و کارآمد کتاب ہے۔

نام کتاب :۔ ایک مفسّر قرآن
ضخامت :۔ ۱۴۰ صفحات
مصنف :۔ چودھری محمد یوسف ایم۔ اے
پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کینٹ
ناشر۔ مکتبہ میری لائبریری لاہور

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ العالی نے اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ "حضرت والا محترم پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور آئندہ بھی لکھا جائے گا مگر شاید ایک ایسے اسلوب میں یہ ممکن نہ ہو جو طرز تحریر یقیناً موصوف کو دوسروں سے منفرد کر دیتا ہے۔ یہ کتاب ہر مکتب فکر کے لئے سنگ میل اور مینار نور کی حیثیت رکھتی ہے۔"

فی الحقیقت امام الاولیاء حضرت لاہوری قدس سرہٗ کی ذات گرامی ایک ایسی ہمہ صفت موصوف شخصیت تھی جس کا جواب صدیوں میں پیدا ہونا مشکل ہے۔ آپؒ کی زندگی کا ہر گوشہ ایک مستقل کتاب اور آپ کے فکر و نظر کا ہر پہلو ایک مکمل درس حیات ہے۔ اور یہ مصرعہ آپ کی حیات طیبہ اور خصائل و شمائل پر پوری طرح صادق آتا ہے ؎

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا این جاست

ہمارے فاضل دوست چودھری محمد یوسف صاحب نے آپ کی زندگی کے مختلف گوشوں کو نہایت حسین و شگفتہ پیرائے میں بیان کر کے حقائق و معارف اور محبت و عقیدت کے پھولوں کا ایک سدا بہار گلدستہ تیار کر دیا ہے بلکہ یوں کہا جائے کہ نثر میں شاعری کی ہے تو بے جا نہ ہو گا۔

ہم قارئین کو اس کتاب کے پڑھنے کی سفارش کرتے ہیں۔

نام کتاب ..... معراج المومنین
تصنیف، سید عابد میاں ڈابھیلی رحمۃ اللہ علیہ
سائز، ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۲۲۴ صفحات کاغذ نیوز
لکھائی چھپائی متوسط قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے
ناشر صفیہ اکیڈمی ۶۱۴/۲ پی۔ آئی۔ بی کالونی کراچی ۵

اس کتاب میں نماز کے آداب و مسائل نماز کے مقاصد قرآن پاک کی عظمت و فضیلت، نماز کے معنی نماز کے عمل کو شریعت کے دوسرے عملوں پر خاص فضیلت تعوذ کے فضائل بسم اللہ الرحمن الرحیم کے فضائل ۴

۴ اور نماز سے متعلق تمام مسائل پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس کتاب کو نہ صرف خود خریدے بلکہ اپنے حلقۂ احباب کو بھی اس کے خریدنے کی ترغیب دے

اطلاعات و اعلانات

انتقال پُر ملال

بتاریخ ۲۵/۶/۶۶ مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عید گاہ خان پور کی جانب سے ہز ہائنس نواب صادق محمد خاں عباسی کی وفات حسرت آیات پر ایک تعزیتی جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم نے نواب صاحب کی وفات عالم اسلام کا عظیم ترین صدمہ قرار دیا۔

مرحوم کے محاسن و فضائل بیان فرمائے مرحوم کو رمضان شریف کا بے حد احترام تھا۔

ہوٹل و سینما رمضان شریف میں بند کیے جاتے تھے مرحوم تحریک ختم نبوّت کے بڑے حامی تھے۔ روزانہ بخاری شریف کے ختم کرنے کا معمول بنایا تھا بہت سے خدمت خلق کا کام کر کے عالم جاودانی کی طرف کوچ فرمایا۔ خدا رحمت کرے بہت خوبیاں تھیں جانیوالے ہیں۔ آخر میں مرحوم کیواسطے دعاء کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو باغ بہشت بنائے آمین

ولی عہد و جملہ متعلقین کے ساتھ تمام اراکین مدرسہ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں گے اور تمام عمر دین و علم دین کی حمایت کرتے رہینگے۔ بروز خمیس بتاریخ ۲۶/۶/۶۶ مدرسہ میں قرآن مجید کے چند ختم اور بخاری شریف کا ختم کرا کر مرحوم کو ایصال ثواب کیا گیا۔

ناظم اعلیٰ مدرسہ مخزن العلوم عید گاہ خانپور

"درس قرآن مجید" کتابی شکل میں

چھپ کر تیار ہو گیا

یہ اس مالک حقیقی کی توفیق اور عنایت ہے کہ اس نے اپنے ادنیٰ بندے سے حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب خلیفۂ مجاز حضرت لاہوری رحمۃ اللہ جیسے بلند پایہ عالم دین کے درسوں کی تدوین کا کام لے لیا۔ یہ درس نومبر ۱۹۶۴ء میں واہ کینٹ میں شروع ہوا اور ہر ماہ پابندی کے ساتھ آخری اتوار کو صبح دس بجے سے گیارہ بجے تک ہوتا رہا اور الحمد للہ اب بھی ہوتا ہے۔ جنگ کے دنوں میں بھی خداوند قدوس نے سلسلہ نہ ٹوٹنے دیا بلکہ ان دنوں حضرت قاضی صاحب نے جہاد کے موضوع پر دو بصیرت خطبے ارشاد فرمائے۔ احباب کے اصرار پر جامعہ مدنیہ کیمبلپور نے ایک خطیر رقم صرف کر کے ایک سال کے درسوں کا مجموعہ شایع کر دیا ہے۔ ہدیہ صرف دو روپے رکھا گیا ہے (علاوہ محصول ڈاک)۔ تعداد صفحات ۲۰۷۔ جن احباب نے میرا پہلا اعلان شایع ہونے پر خطوط ارسال فرمائے تھے اُن کی خدمت میں یہ نادر تحفہ ارسال کر دیا گیا ہے۔ اب جن احباب کی خواہش ہو وہ ارشاد فرمائیں انشاء اللہ جلد از جلد تعمیل کی جائیگی۔

محمد عثمان غنی بی۔اے E/19 واہ کینٹ ضلع راولپنڈی۔

دعائے صحّت کی درخواست

حضرت مولانا عبد الحنان ہزاروی خطیب جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر گذشتہ کئی ماہ سے کافی بیمار رہے اور اب الحمد للہ رُو بہ صحت ہیں۔ جب ان کی طبیعت زیادہ خراب تھی تو ناچیز کو حضرت مولانا کی خدمت میں عیادت کیلئے کنٹونمنٹ ہسپتال راولپنڈی جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے دیکھ کر مولانا نے مسرت کا اظہار فرمایا اور مسکراتے ہوئے مصافحہ فرمایا پھر باتوں باتوں میں حضرت مولانا عبید اللہ انور کو یاد کر کے فرمانے لگے "حضرت نے پیغام بھیجا تھا۔ ......" (اتنا کہہ کر چپ ہو گئے) میں سمجھا کہ شاید کوئی خاص بات فرمانے لگے ہیں مگر دیکھا تو آنسوؤں سے آنکھیں بھری تھیں پھر ہمت کر کے فقرہ مکمل کرنے لگے مگر پھر وہی حالت طاری ہو گئی۔ آخر میں نے تسلی دی اور خدمت میں عرض کیا کہ آپ فرمائیں کیا فرما رہے تھے پھر فرمایا کہ بابو محمد یونس کے ہاتھ حضرت نے پیغام بھیجا ہے کہ عبد الحنان کو یہاں لے آؤ میں آنے جانے کا کرایہ بھی دوں گا۔ میں نے عرض کیا ابھی چند روز میں حضرت کا دورہ ادھر کا ہے انشاء اللہ ہم حضرت کو آپ کے پاس لائیں گے چنانچہ حضرت نے ۲۶ مئی کی رات پنڈی میں مولانا کی عیادت فرمائی۔ اب تک حضرت مولانا عبد الحنان کافی کمزور ہیں، یہ ہمارے پرانے بزرگوں کی یادگار ہیں اللہ تعالیٰ سلامت رکھیں اور صحت کاملہ عطا فرماویں، خدام الدین پڑھنے والے حضرات اور علمائے کرام سے درخواست ہے کہ حضرت مولانا کی صحت کے لئے دعا فرماویں

احقر محمد عثمان غنی بی اے

بچوں کا صفحہ

نماز

عبدالرؤف مستقیض

پیارے بچو! نماز کے بارے میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بہت سے ارشادات فرمائے ہیں۔ قرآن مجید میں سات سو مقامات پر نماز کی تاکید کی گئی ہے۔ نماز کی اہمیت کیا ہے۔ اس کے متعلق ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:-

" پانچ نمازیں ان تمام صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہیں۔ جو ان کے درمیانی وقفوں میں سرزد ہوتے ہیں "

ایک مرتبہ آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر کسی کے گھر کے سامنے نہر رواں ہو۔ اور وہ اس میں پانچ دفعہ روزانہ غسل کیا کرے تو کیا اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہ جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! نہیں — پیارے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال نماز کا ہے۔ کہ مومن پانچ بار اللہ کی خدمت میں حاضری دیتا ہے تو اللہ میاں اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

ایک دفعہ پت جھڑ کے موسم میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو ذر غفاریؓ آپ کے ساتھ تھے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کی دو ٹہنیوں کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر زور سے ہلایا۔ بہت سے پتے زمین پر گرنے لگے — آپؐ نے فرمایا:-

" اے ابو ذرؓ! جو مسلمان خالصتہً للہ نماز ادا کرتا ہے۔ اس کے گناہ انہی پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں۔

شب معراج جو بلندی کی رات ہے۔ نماز اہل ایمان پر اسی بے مثال رات میں فرض کی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا ——

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ (نماز مومنین کی معراج ہے)

روز محشر سب سے پہلے سوال ہوگا کہ نماز کس نے ادا کی اور کس نے نہیں کی۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ اصل چور وہی ہے جو نماز سے پیچھا کرے

صحابہ کرامؓ کی نماز

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک لکڑی کا ٹکڑا یا ستون ہے جو بے حس و حرکت کھڑا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ایک کپڑا ہے جو زمین پر ڈال دیا گیا ہے۔ اور بدن، آواز، آنکھ ہر چیز سے تواضع وخشوع کا اظہار ہوتا تھا ——

حضرت عامر بن عبداللہؓ جب نماز میں مشغول ہوتے تھے تو دف بجنے کی آواز کی انہیں خبر نہ ہوتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن سلام پر ہر وقت خشوع کے آثار طاری رہتے تھے۔ حضرت حذیفہؓ فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنے دین میں سب سے پہلی چیز جو ضائع کرو گے وہ خشوع ہے اور سب سے آخر میں نماز کی ظاہری صورت۔ اس طرح آہستہ آہستہ اسلام کی تمام بنیادی چیزیں ترک ہو جائیں گی۔

نماز کے فائدے

اسلم اور اکرم دو دوست تھے۔ دونوں ہی ایک جماعت میں پڑھتے تھے ایک دن ماسٹر صاحب نے نماز کے بارے میں اکرم سے پوچھا کہ نماز کے کیا کیا فائدے ہیں؟ اس نے کہا۔ یہ فائدے ہیں کہ ایک تو آدمی ہر وقت صاف رہتا ہے۔

ماسٹر صاحب نے پوچھا وہ کیسے؟ اکرم نے کہا۔ ماسٹر صاحب! جب ہم ناک میں تین دفعہ پانی ڈالتے ہیں تو ناک صاف ہو جاتی ہے۔ جب ہم تین دفعہ منہ میں پانی ڈالتے ہیں تو منہ اور دانت بھی صاف ہو جاتے ہیں۔ اور جب ہم تین دفعہ چہرے پر پانی ڈالتے ہیں تو چہرہ بھی صاف ہو جاتا ہے —— پھر ہم دائیں اور بائیں بازو کو کہنیوں تک دھوتے ہیں۔ اسی طرح پہلے دائیں اور پھر بائیں پیر کو پانی سے صاف کرتے ہیں تو یہ وضو ہو جاتا ہے۔ ماسٹر صاحب! اگر روزانہ دن میں پانچ مرتبہ وضو کیا جائے تو کیا آدمی صاف نہیں رہ سکتا۔ ماسٹر صاحب نے کہا۔ شاباش بیٹے اکرم شاباش!

ماسٹر صاحب نے پوچھا۔ اچھا بیٹے اکرم! اب تم یہ بتاؤ کہ ہم نماز میں کھڑے ہو کر کیا پڑھتے ہیں؟ اکرم کہنے لگا۔ ماسٹر صاحب! سورۃ فاتحہ —— ماسٹر صاحب کہنے لگے۔ بیٹے! سورۃ فاتحہ آتی ہے؟ اکرم کہنے لگا۔ ہاں ماسٹر صاحب! ماسٹر صاحب کہنے لگے۔ اچھا بیٹے! سورۃ فاتحہ سناؤ۔ اکرم نے پڑھ کر سنائی۔ ماسٹر صاحب نے شاباش دی۔ اور کہا۔ اکرم میاں سورۃ فاتحہ کے معنی یعنی ترجمہ بھی آتا ہے۔ اکرم نے کہا۔ ہاں ماسٹر صاحب ترجمہ بھی آتا ہے۔ اکرم نے ترجمہ بھی سنا دیا۔

ماسٹر صاحب نے اکرم سے پوچھا۔ کہ اچھا بیٹے بتاؤ توحید کے معنی کیا ہیں؟ اکرم نے کہا۔ توحید کے معنی یہ ہیں کہ اللہ ایک ہے۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

شاباش بیٹے اکرم!

پیارے بچو! نیک بنو، ماں باپ کی خدمت کرو۔ پانچ وقت نماز قائم کرو برائی سے بچو۔ علم حاصل کرو —— اور چھوٹے بڑے کی عزت کرو۔

بقیہ: احادیث الرسولؐ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے داہنی صفوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔

(اس حدیث کو ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ مسلم کی شرط پر ذکر کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ہے جس کی توثیق میں محدثین کا اختلاف ہے۔

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

چیف ایڈیٹر
عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۲۸۱ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۹/۳۹/۷۶۷-۲-DD۹ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء

اے فخرِ دو عالم صلِّ علیٰ

انجم اشرؔ

اے جلوۂ قدرت، حق کی ضیاء، اے فخرِ دو عالم صلِّ علیٰ
اے بہرِ رسالت، ماہِ ھدیٰ، اے فخرِ دو عالم صلِّ علیٰ

اے رہبرِ راہِ قربِ خدا، اے صدرِ امیرِ ہر محفل
دانائے رموزِ اِلّا اللہ، اے فخرِ دو عالم صلِّ علیٰ

اے راحتِ عالم، شاہِ اُمم، اے ماہِ حرم، اے بحرِ کرم
تسکینِ مجسّم، وجہِ شفا، اے فخرِ دو عالم صلِّ علیٰ

محرابِ حرم، ابروئے نبی، لب ہائے مبارک تازہ کلی
گیسوئے سیہ، رحمت کی گھٹا، اے فخرِ دو عالم صلِّ علیٰ

اے زینتِ عالم، حُسنِ چمن، اے فخرِ رسولاں، شاہِ زمن
اے باعثِ اوجِ غارِ حرا، اے فخرِ دو عالم صلِّ علیٰ

اے مرشدِ اعظم، روحِ کرم، اے ہادیٔ عالم، شاہِ امم
اے عظمتِ آدم، صلِّ علیٰ، اے فخرِ دو عالم صلِّ علیٰ

پڑھتے ہیں درود انجم اشرؔ، کونین کے جملہ اہلِ نظر
اے حسنِ بہارِ ہر دو سرا، اے فخرِ دو عالم صلِّ علیٰ

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا